TEST BROWN WITH THE BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_226157
UNIVERSAL LIBRARY

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الحمد للہ والمنہ کہ ہذا النسخہ لاجواب حقیقت انتساب صورت نمائے
معنے تفرید جمال طلسم توحید گوشوارہ دفتر سخن

تصنیف عدیم المثل بے ہمتا

المسمی

سفر در وطن

حسب فرمائش عبدالرزاق تاجر کتب حیدرآباد دکن متصل کچہری دارالقضا

در مطبع نیاز دکن باہتمام سید علی حسن طبع شد

۲۹۷۵۶۳
ع ویس ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوند عالم علیم و قدیم
ترا مثل ہے دو جہان مین عدیم

جو سب نفی ہے تو ہی اثبات ہے
کرون وصف تیرا مین کچھ بات ہے

تو موجود الحق ہے مین ہون عدم
بیان کیا کرون تیرے فضل و کرم

مین اک خاک ناچیز ہون سربسر
مجسم کیا مجھکو اس حال پر

تفوق دو عالم پہ مجھکو دیا
ملایک نے سر میرے آگے رکھا

مشرف خلافت سے مجھکو کیا
سمجھ کر میرا نام آدم رکھا

کہا نحن اقرب مری شان مین
ہوا جلوہ فرما مری جان مین

بنا کر مجھے صورت آئینہ
نظارہ کیا اپنا ہمرا آئینہ

رکھا مجھکو لیجاکے اوس جاے پر
فرشتون کے جلتے ہین جس جاکے پر

سنایا مفصل مجھے اپنا حال
بہر شکل دکھلایا اپنا جمال

جو چاہا نہ ظاہر کہین راز ہو
نہ مطلب سے تا غیر ممتاز ہو

ادہر اہل عالم کو بہرہ کیا
اُدھر مجھکو گونگا بنا کر رکھا

کرون عرض کیا تجھسے ای غیب دان
مرا راز دِل تجھ پہ ہے سب عیان

گیا مین مجھے تو نے بھیجا جہان
رہا مین مجھے تو نے رکھا جہان

کسی سے نہ اُنسیت کیا مین یہان
سوا تیرے اے شان جان جہان

نہ واقف ہوا کوئی مجھسے بشر
سوا تیرے ای موجد خیر و شر

نہ کچھ چاہ سکتا ہون مین تجھسے اب
نہ ہون تجھسے مین ایکدم بے طلب

نہ واصل ہون تجھسے نہ مہجور ہون
بہر حال عاجز ہون مجبور ہون

جو ہے تو ہی دل کا مرے مدعا
وطن کو بھی مین نذر تیرے کیا

طفیل جناب شفیع الوریٰ
تو کر اسکو مقبول اے کبریا

نعت سیدنا وشفیعنا وحبیبنا ومولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تمنا تھی فکرِ رسا کو سدا
کہ ہو کچھ ادا نعت خیر الوریٰ

لکھون مَن رَاٰنی کی تفسیر کچھ
کرون لَن تَرانی کی تقریر کچھ

لحاظ شریعت جو ہے درمیان
زبان میری کرتی ہے لکنت یہان

جو لفظ عرب کو کہون عینِ رب
نکالین مری عین اہل عرب

جو احمد کو لکھدون اَحد اے ندیم
مرے نام پر لوگ کھینچین گے میم

کرون ذکر سایہ کا اونکے جہان ۔۔۔ مری چھاؤن سے بھاگ جاے جہان
مدینہ کو کہدون جو دیدہ مرا ۔۔۔ جہان مردمو ہو نہ دیدہ مرا
اگر اون کو کہدون مین نور البصر ۔۔۔ رہین گھورتے مجھکو اہل نظر
ہوا ہے جو کشف شہود و وجود ۔۔۔ سدا بھیجتا ہون مین انپر درود
یہی آل و اصحاب کا وصف ہے ۔۔۔ صلوۃ و سلام اُنپہ ہوئے بے حد

توصیف کلید گنجینہ طلسم یکتائی مرشدی و مولائی خضر عہد شاہراہ حضرت اکبر علی شاہ چشتی قدس سرہٗ

بستر خواب عدم سے جو اوٹھا مین بخدا ۔۔۔ صنعتِ حق سے تماشا نظر آیا ایسا
شرق سے غرب تلک فرش زمین ہی یکسر ۔۔۔ دفع جنبش کیلئے اوسکے جبل ہین ہر جا
ہین ہر اک سمت شجر اوسپہ ہین طائر رسان ۔۔۔ کہین صحرا ہی کہین کوسون تلک ہی دریا
چار پایونکو جو دیکھون تو نہین جنکا شمار ۔۔۔ شکل ہر ایک کی ہر وجہ سے ہی جلوہ نما
دیکھون آدم کو تو پتلا ہے بلا کا یہ ایک ۔۔۔ قد تو چھوٹا ہے مگر پایا ہے فلک پر اسکا
یون تو ذی روح کرورون ہی نظر آئے مگر ۔۔۔ نہین دیکھا مین کبھی ثانی انسان بخدا
بزم آفاق مین اشرف نظر آیا سب سے ۔۔۔ غور سے دیکھو تو اسمین ہے بھری صنع خدا
کام کس رنگ کے کرتا ہی عجیب اور غریب ۔۔۔ جسکے افعال پہ حیران فرشتے ہین سدا
جمع ہو لوگ کئی ایک بنائے ہین مکان ۔۔۔ بُت بنا اوسمین رکھے نام کلیسا اوسکا
بُت کو دیکھو تو نہین سنگ سوا کچھ اوسمین ۔۔۔ معتقد ہو کے کیا کرتے ہین ناحق پوجا

دل مرا چاہا کہ دریافت کرون انکا حال
تمنے اس سنگ مین کیا صنعتین دیکھین ہین کہو
یون کہا اوسنے کیا کرتے ہین ہم رام کو رام
مین کہا ہی وہ کہان وہ کہا دیکھا کس نے
دل کو جمعیت خاطر نہوئی تب وان سے
اک مکان مجکو نظر آیا گیا مین وان بھی
اور اس گھر کو سبھی خانۂ حق کہتے ہین
اصل مین ایک نظر آئے مگر ظاہر مین
تب کہا مینے وہ لوگون سے تمہین اوسکی قسم
کون ہو تم یہ عبادت مین ہو کسکی مشغول
ہنسکے سب کہنے لگے تجکو ہوا کیا نادان
ورنہ ہم کون ہین اور کیا ہی ہمارا یہ وجود
حکم سے اوسکے ہوئے بود ہین ہم ست نابود
مینے پوچھا کہ کہین اوسکا پتا ہے کہ نہین
مینے سمجھا کہ خدا انکا ہے اوپر شاید
مہر و مہ ثابت و سیارہ نظر آئی مجھے
تب کہا مینے کہ کیا انکو خدا کہتے ہو

سرسری مین نے سخن ایک سے جا کر پوچھا
اوسکو سجدہ جو کیا کرتے ہو ہر صبح و مسا
اوسکی مورت ہے یہ جو بت رکھے ہین دیول مین بنا
نام سنتا ہون گرو ہی وہ مین اوسکا چیلا
سیر کرتا ہوا مین اک دو قدم آگے بڑھا
دیکھا کیا ہون کہ ہین لوگ وہان اوس سے سوا
صرف دن رات عبادت مین ہین سب سر کو جھکا
انکا آئین ہے کچھ اور ہے آئین اون کا
جسکو تم گنتے ہو اپنے مین خدائی سے بڑا
تم جو کہتے ہو خدا نام کہو ہے کس کا
نہین معلوم تجھے جسنے جہان خلق کیا
مین دیکھو تو ہین ہم آتش و گل آب و ہوا
ہم یہ سب بندے ہین بیشک وہ ہمارا ہے خدا
ہو کے حیران ہر اک شخص نے اوپر دیکھا
ہو کے بشاش وہین دل مین جو اوپر دیکھا
بے ستون سر پہ ادہر چرخ مین پھرتا ہے سما
وہ کہے یہ بھی ہین مخلوق وہی سب کا خدا

سینے پہ پوچھا کہ کہان پایئے اوسکو کیونکر
وہ تو شہ رگ سے بھی نزدیک ہے اپنے لیکن
پھر تو کیا سنتے ہو حال دل مضطر کی تئین
جان مین جان نہ رہی دل نہ رہا کچھ دل مین
آپ ... اونکے اپنے وضو کرکے وہین
سر ... سے یہ مہم سر ہو وے
دوستو سنتے ہو کیا مین تو پڑا تھا بدحال

وہ کہے کس مین یہ طاقت اوسے کسنے دیکھا
کسکی یہ چشم ہے دیکھے جو اوسے آنکھ اوٹھا
یک بیک ہو گیا اوس پردہ نشین پر شیدا
ہوش مین ہوش رہا مین نہ رہا مجھمین ذرا
سر کو رکھ سجدہ مین ہر آن یہی کہتا تھا
مینے پہلے ہی کیا اوسپہ دل جانکو فدا
یک بیک ہاتف غیبی سے یہی آئی ندا

مطلع دوم

گرہ دل کے تئین اپنے وطن وہان لیجا
فیض سے جسکے قدم کے ہے جہان کو رونق
صورت شاہد معنی ہے بہر شکل عیان
دین کہتے ہین جسے اونکا ہی یک پروردہ
راتدن مالک حقیقت مین ہا کرتے ہین
سالک راہ طریقت ہین کہ طالب کے تئین

ہین جناب شہ اکبر ہی ترے عقدہ کشا
جسنے سر پر ہے لیا بار امانت کو اوٹھا
دیکھ لے آکے اونہین چشم تأمل سے ذرا
جسکو کہتے ہین کرامت ہے کنیزک اونا
لامکان کہتے ہین جسکو سو وہ ہے سیر کی جا
آن مین چاہین تو دکھلائین وہ دیدار خدا

مطلع سوم

الغرض جیسا سنا تھا اونہین ویسا دیکھا
دیکھون صورت تو ہوے معنی حق آئینہ

جوہر ذات سے گر چشم تأمل پیدا
پائی سیرت سے ہے خدائی بخدا جلوہ نما

مغز اتنا ہے کہان سر کے جو اسرار کو پائین
گولہ گٹھری ہے سراسر یہان عقل و دہا

سلسلہ مین اگر گیسو کے کوئی پھنس جائے
پست فطرت بھی کرے رتبۂ معراج ملا

دیکھین ابرو کو اگر کعبہ کے رہنے والے
طاق پر رکھین گے محراب عبادت کو اوٹھا

چشم نے آنک لیا نقدِ حقیقت کے تئین
نرہا پیش نظر اونکے کوئی کھوٹ کھرا

سالک عرش برین موند کی آنکھین چل جائے
ہاتھ آجائے جو یک راہ سے بینی کا عصا

وہن عقدہ ہے خطِ سبز ہے اوسکی تفسیر
دانت بھی مصحفِ ناحق کے ہین نقطے گویا

وہ ذقن چاہ ہے اسکی جو ہوا کوئی غریق
زیست تک اوسنے نہ پھر اوس سے کنارہ چاہا

اسم اعظم نہ زبان پر ہی فقط ہے جاری
بھر گئے کان بھی لبیک کی سن سنکے صدا

سینہ وہ سینہ کہ مطلق نہین جسمین کینہ
جلوۂ جانِ دو عالم کا یہی ہے رُنما

پشت کو کیون نہ کہین پشت پناہ عالم
دیکھو اشکم کو تو ہے کانِ وفا سے دوسرا

دل ہی وہ دل کہ نہین عرش کو نسبت جس سے
وہ ہی غایب یہ ہی حاضر وہ کدورت یہ صفا

ہاتھ آئین جو نہ یہ ہاتھ تو کہئے ہیہات
جسکو کہتے ہین ید اللہ گروہ فقرا

درمیان اپنے جو رشتہ ہے خودی کا باقی
اسلیے جانتے ہین موے کمر کو دہوکا

نہ رہے نام و نشان ہستی کا اپنے جسدم
تب تو کچھ سمجھین گے ہم بھی یہ معمای کیا

قدم ہاتھ آئین تو پہچان لین اسرار قدم
پانون پائین تو کرین عرش کو اپنا تکیا

قل ہو اللہ احد کے کہے معنی ہی یہی
دیکھ لے اوس قدِ یکتا جو چشم دوسرا

چال دیکھو تو شریعت سے نہ باہر ہو قدم
قال سنیو تو حقیقت مین رہین محو خدا

آپ مین آئین جو مجذوب بھی دیکھین جا بہ　　دیکھین تسبیح تو حال آئینہ ہووے من کا

مطلع چہارم

اسکو پایا جو کہا مین نے خدا کو پایا　　اسکو دیکھا جو کہا مین نے خدا کو دیکھا

اسکو سمجھا نہ سوا اہل بصیرت کے کوئی　　یہ معما وہ ادق ہے جو کسی پر نہ کھلا

یہ وہ ہے خاک عیان تو ہوا ہے جس سے　　وہ ہوا ہے کہ رہا کرتی ہے گرمی مین سدا

یہ وہ پرکالۂ آتش ہے دم سرد بھرے　　یہ وہ پانی ہے کہ ہے آپ پیاسا اپنا

یہ وہ ہی حسن کہ طالب نہین جز اوسکے کوئی　　یہ وہ ہے عشق کہ اپنے ہی پہ عاشق ہی سدا

یہ وہ بندہ ہے خدا کہتے ہین جسکو بندے　　یہ وہ حق ہی کہ رہا سجدہ مین خالق کے سدا

یہ وہ تصویر ہے نقاش نہین جس کا کوئی　　نقش و قرطاس ہی خود آپ ہی اپنا خاما

یہ بھی اک بات ہے جملہ جو کیا مینے بیان　　بات پوچھو تو زبان پر ہے لے آئینکے سوا

بند کر اپنے لب قال کو ہے جاے ادب　　ختم کر تو یہ قصیدہ کو وطن کرکے دعا

نام باقی رہے جبتک کہ ہے عالم قایم　　رحمت اللہ کی انپر رہے جبتک ہی خدا

سبب تصنیف کتاب

غرض اہل معنی سے یہہ عرض ہے　　ہلانا زبان یان مجھے فرض ہے

کوئی اہل باطن سے ہے نیک حال　　کیا اوسنے اک روز مجھ سے سوال

جو کرتے ہین سالک وطن مین سفر　　ہون مطلق مین اس رمز سے بیخبر

سمجھتا نہین مین یہہ نکتہ ہے کیا　　وطن مین سفر کو علاقہ ہے کیا

کہا مین نے یہہ رمز و اسرار ہے
نہین فلسفی کی سی تکرار ہے

ہوئی جسکو توفیق حق راہ پر
ہوا منکشف حال اوس مرد پر

نہ مین علم ظاہر سے ہون بہرہ ور
نہ ہے سر باطن کی مجھکو خبر

کہون کچھ حقیقت تو یارا نہین
رہون چپ تو یہ بھی گوارا نہین

دیکھا ہے مین نے جہانِ سخن
سنایا نیا یک بیانِ سخن

بحق جناب رسالت مآب
دیا مین نے سائل کا دم مین جواب

لکھی سرسری نقل عبرت فزا
عبارت مین معنی کا جلوہ دیا

عیان اور ہے یان نہان اور ہے
بیان اور ہے سرّ جان اور ہے

نہین نقل یہ صورتِ اصل ہے
نہین فصل یہہ معنیِ وصل ہے

نہ سمجھے کوئی قال اسکو کہین
یہ ہے واصل حق کا حالِ متین

جو دیکھو تو ہے مختصر ماجرا
مگر ہے یہ کوزے مین دریا بھرا

زبانی غریب الوطن کی ہے یہہ
کہانی غریب الوطن کی ہے یہہ

شریعت سے باہر نہ تقریر ہے
فِسیرُوا فِی الاَرض کی تفسیر ہے

اگر چوک ہوا اوس مین کچھ غم نہین
نہو سہو جسکو وہ آدم نہین

ہوا جب یہہ ساعت مین قصہ ادا
کہا دل نے کہہ اسم اِس کا ہے کیا

جو دیکھا اسے مین نے جان سخن
رکھا نام اسکا سفر در وطن

بیان ہوتا ہے یہ یک حیرت افزا
عدیم المثل اور نور البصر کا

بیان ہی یہ مکین و لامکان کا فقط الہام غیبی یہ بیان ہے در معنی ہوا ہے خود بخود باز		بیان ہی یہ اصول جسم و جان کا نہ تفسیر کتابی داستان ہے عدیم المثل کا قصہ ہی آغاز

رباعی

یارب چہ خوش است بی دہان خندیدن
بی واسطۂ چشم جہان را دیدن
بنشین و سفر کن کہ بغایت خوش است
بی منت پا گرد جہان گردیدن

نخلبند نرگستان مَازَاغَ الْبَصَرُ وَ مَاطَغٰی وبہار بوند چمنستان لَقَدْرَاٰی مِنْ آیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی گلدستہ نورستہ فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہ کو مشتاقان بہارستان قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی و شائقان سرابستان مَقَامًا مَحْمُوْدًا کے پیشکش کرتا ہی کہ قبل بقاے عالم کے اور بعد فناے آدم کے سرحد دکن مین آمد سخن مین دیدہ کے پہاڑ مین نظر کی آڑ مین خود آرا نگر یک بستی ہی جسمین مخفی گنج ہستی ہی وہان نابالغ ایک لڑکا تھا پر چھپا ئین سے اوسکو دہڑکا تھا گھر سے باہر ہوتا نہ تھا جاگتا بیٹھتا سوتا نہ تھا آئینہ سے چمکتا رہتا روشنی سے بھڑکتا رہتا صورت سے مونہہ پھرا لیتا نگہہ سے آنکھ چرا لیتا در پچے مین ذات کے بیٹھا کرتا پردے مین

صفات کے پھر اکرتا قدیم سے تنہائی کلیم تھی مقیم سے بے پروائی ندیم تھی
شر سے غرض تھی نہ خیر سے کام تھا کہنے کو عدیم المثل اوس کا نام تھا ایک
پل اوسنے حجرے مین تفکر کے بیٹھا بستر پر تصور کے لیٹا خموشی کے اشارے
سے نیند کے کنایہ سے کھیل جانکر گھر بھیجا نکر غیر کو رخصت نہ دیکر آپ سے
اجازت نہ لیکر ہنستا ہوا عالم رؤیا مین چلا گیا نادان کی سیر ت انجان کی
صورت نظارہ کنان ہوا دیکھا کہ یک مدینہ منورہ محمود ہے نام اوس کا
دار الخلافت وجود ہے سینہ بے کینہ زمین ہے دماغ چرخ برین ہے نباتات
بال ہین استخوان جبال ہین آفتاب نظر تابان ہے نسیم نفس وزان ہے
ہر رخ فضاے گلشن رخسار ہے کھیت جسمین حسن کی بہار ہے کہین
سبزہ خط عیان ہے کہین غنچہ لب نمایان ہے کہین سنبل زلف پریشان ہے
کہین نرگس چشم حیران ہے کہین مد نظر چاہ زنخدان ہے کہین سرو قد
چمان ہے روشین اشارات ہین دیوارین نکات ہین مکانات تصورات
ہین باغبان خیالات ہین وسط مین چمن کے یک محل حال کا بنا ہوا ہے
دروازہ اسکو قال کا لگا ہوا ہے پردہ زبان ہے سخن دار بان ہے چلمن
مژگان ہے خال دیدبان ہے مسند دیدہ پر نور ہے اوسپر جلوہ فرما
ایک رشک حور ہے سیرت کو سوچو تو رب مفہوم ہو صورت کو دیکھو تو
عب معلوم ہو عدیم المثل نے جو موسی کے طور طور پر دیدہ کے تاب رخ

برق تاب سے ہم چشم ہوا الٰہی ترانی بھولی آئینہ کی صورت چمکا سرمہ کی رنگت
پس غیب بینی کا پاس کر کر دور سے اوس حضور پر نور سے عرض
کی کہ اے نور دیدہ عالم آپ نظر مین ہین مجھے کچھ نظر آتا نہین اے روح
قالب آدم آپ بشر مین ہین مین آپ کو پاتا نہین حضرت مجھے نام آپکا
فرمائیے صاحب مجھے بندہ اپنا بتلائیے معروضہ جو عدیم المثل بارگاہ
لا ابالی مین مستجاب ہوا دل دینے کے لئے جان لینے کے لیے زبان سے
حال کے پردہ سے مثال کے خطاب باصواب ہوا کہ کہہ ہے کچھ خبر ہے

خطاب حضرت خیر البشر ہے ✤ جواب سائل نور البصر ہے

مستھا ہو جسمین کون و مکان وہ مکان ہون نہین
اک بات جو جہان ہے مری وہ زبان ہون نہین

ہر شکل میری نشان ہے وہ بی نشان ہون نہین
ہر جا مرا بیان ہے وہ لا بیان ہون نہین

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہون نہین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون نہین

انکھون نہین سب کی ہون پہ کوئی دیکھتا نہین
سب دور مجھ سے رہتے ہین مین سب کے ہون قرین

سب ڈھونڈھتے ہین مجکو مین ہون سبکا ہم نشین
ہے عقل کل کہین تو رسائی مری کہین

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون نہین

معدن ہی میرا علم در کائنات کا
میرے ہی سے نمود ہے موت و حیات کا

جلوہ ہی تحت و فوق مین میری ہی ذی آنکا
ہر شان مین ظہور ہے میری صفات کا

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

صورت کہین ہون دید کہین آئینہ ہون مین
اسما ہون کہین تو کسی جا ندا ہون مین
موسیٰ کی شکل ہون کہین نور خدا ہون مین
گہہ فرش گاہ عرش پہ جلوہ نما ہون مین

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

شمع حرم کہین تو کہین ہون چراغ دیر
اشفاق و اتحاد کسی جا کہین ہون بیر
گلچین کہین چمن ہون کہین اور کہین ہون سیر
گاہے بنائے شر ہون گہے ہون بنائے خیر

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

منصور ہون کہین تو کہین بایزید ہون
مرشد کی شان ہون کہین شکل مرید ہون
شبلی کہین جنید کسی جا فرید ہون
دیدار ہون کہین تو کہین عین دید ہون

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہون مین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہون مین

دریا کہین ہون موج کہین ہون کہین حباب
ذرہ کہین ہون مہر کہین ہون کہین سحاب
ساقی کہین ہون جام کہین ہون کہین شراب
سایل کہین سوال کہین ہون کہین جواب

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہونمین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہونمین

جاہا جو دیکھون آپکو شکل عرب ہوا
جب رب ہوا کمال عیان میرا سب ہوا

عین عرب کی دید ہی کرنمین رب ہوا
صاحب ہوا جو نام تو بندہ لقب ہوا

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہونمین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہونمین

سب کچھ ہون مین یہ کچھ نہین پھر شکل آئینہ
ہون بیشمار پر میرا عالم ہے ایک سا

دیکھے بغور کوئی تو سب مجھمین ہی بھرا
موجود دوسرا مین نہین کوئی دوسرا

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہونمین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہونمین

گویا کہین لسان ہون کسی جا دہن کہین
آثار فیض ہون کہین شان سخن کہین

نور ہلال دین کہین غوث زمن کہین
اکبر علی کہین تو غریب الوطن کہین

پاتا نہین ہے مجکو کوئی گو عیان ہونمین
شکل نظر جہان کی نظر سے نہان ہونمین

جانتا نہین مین جلوۂ شاہد غیب ہون۔ پہچانتا نہین مین معنی صورت بے عیب ہون۔ چمکتا نہین مین تجلی طور بصیرت ہون۔ بھڑکتا نہین مین مصباح حریم حیرت ہون۔ اٹکتا نہین مین دُرِ یتیم دریاے وراء الورا ہون۔

جھانکتا نہین مین فضاے حدیقہ خلا و ملا ہون۔ عالم مین نور البصر مشہور ہون۔ دیکھو تو نزدیک سمجھو تو بہت دور ہون۔ مرنا اگر ضرور ہے وصال میرا کب میرا دور ہے دو قدم کا راستہ ہی چشمک مین معانقہ بیٹھے بیٹھے نجل جا۔ خود آرا انگر سے نکل جا۔ پہلے قدم مین دنیا ہے وہان بلوغت کو ہو پہنچنا ہے۔ چہار مقام اوس منزل مین ہین۔ سالکین اوس جا منزل مین ہین وہان سے جسنے پار ہوا۔ وہی جوان واقف اسرار ہوا۔ دوسرے قدم پر عقبیٰ ہے۔ وہان ضعیفی پیدا ہے۔ اوسمین بھی مقام چار ہین۔ سالک حد تا چار ہین اوسکے آگے بستی ہماری ہے۔ اوسکے آگے بستی تمہاری ہے۔ وہان جان دیجئے گا۔ وہان جان لیجئے گا۔ وہان قال آئینہ ہوگا۔ وہان حال ہر آئینہ ہوگا۔ وہان لن ترانی سنگ راہ کہے گا۔ وہان درخت انا اللہ کہے گا۔ وہان راز کشود ہوگا۔ وہان ایاز محمود ہوگا۔ وہان مجنون انا لیلی کہے گا۔ وہان خدا نماز پڑھے گا۔ وہان سخن بے دہن ہوگا۔ وہان مقیم غریب الوطن ہوگا۔ عیان اور ہو جائیگا۔ نہان اور ہو جائے گا نظم

شہر ہے وہان دو جہان سے بھی پرے — دین و دنیا جسکے ہین کوسون ارے
ہے دو عالم سے وہ عالم تیسرا — ابتدا یہہ ہے تو وہ ہے انتہا
فہم مین آتا نہین کچھہ وہان کا راز — ایکسان ہے امتحان و امتیاز
وہان نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے کوئی — وہان نہ مرتا ہے نہ جیتا ہے کوئی

موت کی دنیا ہی مین ہے کائنات
عالم عقبی مین ہین بود و حیات

ہے انہین عالم مین مرگ و زندگی
وہ جہان ہے دونون علت سے بری

ہے نہ اندھیارا نہ اوجیالا وہان
نئے مکان ہے نئے زمین نئے آسمان

برق کی سی شکل ہے لوگونکی وان
دم مین پیدا ہو تو دم مین ہو نہان

ہین نظر مین پر نظر آتے نہین
آپ ہی ہین آپ کو پاتے نہین

سنگریزون کی عوض ہر جاے پہ
ٹھوکرون مین رہتے ہین شمس و قمر

جمع ہو کر وان نسیم جان عام
جھاڑتی ہے راہ کا کچھ اہتمام

تاب جو اور اک موسی لے گئی
آگ ہے ہر یک کے جھونٹے مین وہی

آفتاب حشر کہتے ہین جسے
گھر گھر ایسے ہین وہان لاکھون توے

لکڑیون کے بدلے وان ہر جاے پر
طایر سدرہ کے بھی جلتے ہین پر

وان جو دم ہے موجد جبریل ہے
جو صدا ہے صور اسرافیل ہے

وان نہین کچھ عبد اور رب سے ہے کام
ہے جہان لاابالی اوس کا نام

جانتا ہو وہ ہی اوس عالم کی بات
قلزم دارین سے دہو یا جو ہاتھ

جب سنا یہ ماجرا عبرت فزا
دم عدیم المثل کا جاتا رہا

آپ کو مطلق جو وہ پایا نہین
آپ کو پھر اوسنے سمجھایا وہین

اس خموشی سے عیان کیا بات ہو
نفی سے کیا دیکھئے اثبات ہو

ڈر نکر اندھیارا ہے دیجور کا
منتظر رہ صبح لی کا نور کا

از قضا آیا نظر سر خفی | وہ خفی یون جس سے مشتق ہو جلی
گوش بھی پائے نہ تھے راہ یقین | بینش و ہستی کی بصارت نے وہین
گود مین لڑکا ابھی تھا شیر خوار | بطن مین پھر اک حمل پایا قرار
موج اک پونہچی نہ ساحل تک ابھی | دوسری اک موج سر پر آلگی
سلسلہ ٹوٹا نہین تقریر کا | بات کا کچھہ اور پایا مدعا
مآل کار سے ہو کر خبردار | عدیم المثل اب ہوتا ہی بیدار

نشان اک بے نشان کا ڈھونڈتا ہے
ارادہ اس کا مطلق دوڑتا ہے

ابھی نظارہ سے نظر سیر ہوئی نہ تھی بات کرنے دیر ہوئی نہ تھی آنکھہ پھرا گئی طبیعت گھبرا گئی حجاب نے کہا خبردار ہو جا مونہہ اپنا پھرا لے خواب نے کہا بیدار ہو جا گھر کا اپنے رستہ لے عدیم المثل نے فی الفور اوس عالم سے نکل گیا جگہہ پر اپنی آکر سنبھل گیا ہمسایہ مین جا بیٹھا سوتا ہوا فتنہ اوٹھا ایک در سے بصارت آئی ایک گھر سے سماعت آئی ایک جا سے حیات دوڑی ایک سرا سے گویائی پونہچی ایک سو سے قدرت نے مونہہ دکھلایا ایک رو سے ارادت نے رنگ جمایا ایک راہ سے علم ظاہر ہوا ایک چاہ سے عشق حاضر ہوا ایک مکان سے عقل پیدا ہوئی ایک شان سے ہمت ہویدا ہوئی عدیم المثل نے ہر ایک کو اپنا جانکر ہر ایک کو ہمدم پہچان کر

جو دیکھا تھا کہا جو سنا تھا پوچھا کہ اے ہمنفسو بیان کرو وہ کونسی زمین
ہے وہ کونسا آسمان ہے وہ کونسا عالم ہے وہ کونسا جہان ہے
وہ کون ہے جسکو مین نے سو رہے پر دیکھا وہ کون ہے جسکو
مین نے کھو گئے پر پایا وہ کون ہے جسکا مکان دیدہ ہے وہ کون
ہے جسکا جہان نادیدہ ہے وہ کون ہے جسکی کرسی عرش برین ہے وہ
کون ہے جسکی آمد و رفت شہرگ سے قرین ہے وہ کون ہے جس کا
سایہ عالم ہے وہ کون ہے جسکا آئینہ آدم ہے وہ کون ہے جسکا پیام مَن
رآنی ہے وہ کون ہے جسکا کلام لن ترانی ہے وہ کون ہے جسکو سجدہ
کرنا جی چاہتا ہے وہ کون ہے جسپر درود بھیجنا جی چاہتا ہے وہ کون
ہے جسکی سیرت رب کی ہے وہ کون ہے جسکی صورت عرب کی ہے وہ
کون ہے جسکا مقام حق بین کی نظر ہے وہ کون ہے جسکا نام نور البصر ہے
جہان سے جانا کیونکر ہوگا جانان کا آنا کیونکر ہوگا سانس سینے مین اڑی ہے منزل بہت
کڑی ہے گھر سے جا سکتا نہین آپ مین آسکتا نہین وہ کون ہے جو مجھے مطلب
تک سر دست پہونچا یگا وہ کون ہے جو مجھے آدمی بنایگا اس گفتگو سے ہر ہر کا
دم بند ہوا کوئی نہ بہرہ مند ہوا سماعت نے کہا مین اس فکر سے بے بہرہ ہون
بصارت نے کہا مین اس تصور سے نابینا ہون حیات نے کہا یہان
سمجھہ دار کی موت ہی قدرت نے کہا مجبور ہون یہان مطلب میرا فوت ہے

نطق نے کہا یہ سخن گو مگو ہے یہان مین زبان بریدہ ہون **ارادت** نے کہا جرات کام نہین کرتی یہان مین پاشکستہ ہون **علم** نے کہا مین جانتا نہین **عقل** نے کہا کچھ سمجھ مین آتا نہین **عشق** نے کہا واہ واہ مبارک ہے **ہمت** نے کہا بسم اللہ مبارک ہی یہ دن خدا نے دکھلایا کہ آپکی بھی زبان یہ لفظ آیا ہم آپ کے غمگسار ہین ہم آپکے خدمتگذار ہین ارادہ کیجئے آمادہ ہوجئے آپ کیون شستدہ ہو مکان سے باہر ہو **عشق** سے خوش رہو رنج نکرو **ہمت** ساتھ ہے شش و پنج نکرو ایکدم کی راہ ہے بات مین وصال دلخواہ ہے پل بھر مین پہونچ جاوگے سانس بھی لینے نہ پاوگے ابھی تکرار باقی تھی کہ **عدیم المثل** کو چھینک آئی بہت خوش ہوا کہ مین نے فال نیک پائی الحمد للہ کہا مردانہ ہوکر **عشق** **ہمت** سے جدا نہوکر قدم ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین پہلی منزل دنیا مین رکھا۔

اول مقام حرص مین اوترا محل کا وہانکی رنگ دیکھا

کوئی بے آبرو چاہ کی چاہ مین ماہی بے آب ہو رہا ہے۔ کسو کا جگر مدام سے کیف کم سوز شراب دو آتشہ مین کباب ہو رہا ہے۔ کوئی استنبولی پان کی طلب مین مان پان کھو کر جو تری لب پہ نرہی چون نبولکر جان سیاہی ...ازتاہی اوفی اوچکا شیرخوار کی صورت بالائی پر نظر جمایا ہوا دودہ کیلئے دودوا ... ودودو کو پکار رہا ہے۔ کوئی بدقوام سمرقندی مصریون کی طرح ... چسکے مین مٹھائی کے تھپیڑے کھاجانے شاک کرتا نہین۔ کوئی ادھورا جلاہ ...

شنامیون کی طرح تلے اوپر ہوکر شکم پر ہونے کو نعمت جان کر حکمت و مسازی سے نقصان کے سوا دوسرا دم بھرتا نہین۔ کوئی ہلکا پھلکا روٹی کی لپیٹ مین مگا کھا کر خشکی سے کہتا ہے یا منان حرص مجکو چپاتی ہے پر آٹا میرا گیلا ہے۔ کوئی ترش رو سہرکا سودا جانکر چٹنی چاٹنے کے لیے ناچار زندگی سے گھٹا ہے۔ کوئی مسافر مقیمون کی طرح کوفتون کی کوفت مین کڑی سہکر کہتا ہے اب ترکاری سے جو سویا ہے وہ چوکا ہے۔ کوئی گلبدن نا مشروع جامہ نفیس کے تار شمار مین کہین جاسوسی کرنی ہاتھ ململ کے صحن مین کمخواب کرتا ہے۔ کوئی سٹری جو مکان پایا نہین جگر کو تھام کے بے محل آسیا کی صورت گھر گھر شد رہنکر پٹکیان کھا رہا ہے۔ کوئی بدلگام موہنہ زور کو سمند باد پا کا تصور ایسا خوگیر ہوکر بغل در آتش کیا ہے کہ پیش بندی سے تنگ آکر کاب مین شہسوارون کے رہنے ٹاپتا ہے۔ کوئی دانا قوم مشائین سے مادام شکار کا صیدی بنا ہوا کالے اُجلے سے زمانے کے ہاتہ نہ آکر بحری بنکر بلبلو نکی رگڑ جھگڑ دیکھ رہا ہے۔ کوئی یمنی بدگہر زر کی تمنا مین سونا حرام جانکر کہتا ہے یا قوت ملے یا سو روپ سے مسمار ہوکر مرجانے کو خاکسار اکسیر جانتا ہے۔ کوئی حجازی عراقیون کی طرح نغمہ کے خیال کو یگانہ جانکر بے قانون بے گت پردے سے آہنگ وجد کر رہا ہے۔ کوئی عباسی بارہ پر ہمہ مون کی تیغ و سپر کو قبضہ مین لے اپنے اوسان بجا رکھکر دیکھانہ بھالا انڈہا ہال ہوگیا ہے۔ کوئی نونہال گلون کی ہوا مین پھولون نہ سمایا ہوا

شگوفہ دل مین لالا کے نافرمانی سے خوار ہو رہا ہے۔ کوئی باغی مالیخولیا
جو ہوا فربہی سے ثمرہ کا پتا کم رکھکر بے برگون کی مانند اکیلا پھولا پھلا چمن مین
باغ باغ رہتا ہے۔ کوئی جاہی کو نلے سن مین خال سے عام کو خاص جانکر نخرون
مین رسائی کرکے بے آسیب ریشہ دوانی کر رہا ہے۔ کسیکو خبر نہین کدہر
سے آئے تھے کدہر چلے کسیکو خبر نہین کسلئے آئے تھے کیا کر چلے عمر تمام ہوئی
ناکام ہوے ناحق دو دن مین بدنام ہوے دنیا مین ذلت وخواری جاگیر
ہوئی آخرت مین شرمساری دامنگیر ہوئی عدیم المثل نے دس برس
تک سامع اونکے قال کا رہا بینا اونکے حال کا رہا لیکن اوس نور البصر کو
منظور نظر کو چشم سر سے پل پھر دیکھا نہ گوش جان سے کلام بے صورت
وصدا سنا۔ پھر قدم ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین آگے بڑہایا
مقام شہوت درپیش آیا لوگون کو وہان کے دیکھا کہ اون کو شغل
مے پرستی ہے ہر ہر کے کعبۂ دل مین بخدا صورت کسی نہ کسی بت کی
بستی ہے۔ کوئی حیرت زدہ کسی نیم نظر کی چوٹ کھاکر پڑا سسکتا ہے
کوئی حسرت زدہ مکدر ہوکر سکتے کی حالت کسی آئینہ رو کا مونہہ تکتا کھڑا
ہے کچھ کہہ نہین سکتا ہے۔ کوئی سیاہ بخت سچوٹی جانکر یک قلم
سر حلقۂ زلف سے امان نہ مانگ کے لٹکا ہوا مار کھا رہا ہے۔ کوئی کسی کے
جوڑے کے پیچ مین زندگی وبال جانکر سر مو فرق نہین گولہ گٹھری ہوگیا ہے

کوئی حیات کے ڈورے سے کسی سیف نگاہ جنگ جو کی سل باندہ رہا ہے۔
کوئی چاہ مین کسی ذقن کے ڈانوان ڈول ہوکر کنوئین جھانکتا ہے۔کسی سے
گلے ملنے کی تمنا مین کسی کا دم ڈگڈگی مین آگیا ہے۔کوئی کسی کے دہن کی دہن
مین بتنگ آنکر عالم غیب سے گومگو باتین کر رہا ہے۔کسی کو کسی کے وہم سراغ
کرنے لیجاکے آدہی راہ مین عدم کے پٹکا ہے۔کوئی راہ مین کسی خوش رفتار
کے بیٹھے بیٹھے چل گیا ہے۔کوئی خانہ بدوش آفاقی کسی ابرو کمان کے تیر مژہ
پر قربان ہوئے کو گوشے مین ٹیس بیٹھکر یکدست چلا رہا ہے کہ چلکیون مین
بلدہا تیر ملامت کا نشانہ ہوا ہے۔کسیکی تسبیح مین کسیکی گردن کا منکا ڈہل گیا
ہے۔کسی کو کسیکا خیال خواب مین رہتا ہے۔کوئی گپ چپ کسی کے تصور
سے سوال وجواب مین رہتا ہے۔کسی کو خبر نہین کدہر سے آئے تھے
کدہر چلے کسی کو خبر نہین کسلئے آئے تھے کیا کر چلے عمر تمام
ہوئی ناکام ہوئے ناحق دو دن مین بدنام ہوئے دنیا مین
ذلت وخواری جاگیر ہوئی آخرت مین شرمساری دامنگیر ہوئی
عدیم المثل نے دس برس تک سامع اونکے قال کا رہا بینا
اونکے حال کا رہا لیکن ہوس نور البصر کو منظور نظر کو چشم سے پل بھر
دیکھا نہ گوش جان سے کلام بے صوت وصدا آشنا۔پھر قدم
ارادت اپنا یافتہ اسرار قدم مین مقام ناموس مین رکھا باشندن

کو وہان کے دیکھا کہ ہر ایک آغاز و انجام سے بے خبر ہے کمال ہے نہ ہنر ہے۔ کوئی
نئے قالب سے پیچ پین بندش دستار کے پھنسا ہے۔ کوئی زیر پائی کا مبتلا ہو کر ایڑیان
رگڑتا ہے۔ کوئی موشگافی سے محاسن کے رکھنے کو عیب سمجھتا ہے۔ کوئی ردّیہ
نسخۂ خضاب کو دستِ غیب سمجھتا ہے۔ کوئی حیرت زدہ آئینہ کا نادیدہ ہے
کسی کا دلِ صد چاک شانہ بازی مین الجھا ہے۔ کوئی سفید پوشی کی بناہ مین
بزاز بازار ناسوت سے رشتہ داری لاتا ہون کہتا ہے۔ کوئی زر دُر دو سرخروئی
سے سرسبز ہونے لباس رنگین کی نیرنگی مین نیلا پیلا ہو رہا ہے۔ کوئی ململ
ململ کے تار مین کہتا ہے کہ مو بمو مجھے بال بال مین اعجاز موسوی دکھلائی
دیتا ہے۔ کوئی زندہ در گور کسیکے گھر نہ جاکر قبرستان پر تکیہ کیا ہے۔ کوئی
جبّہ و عمامہ کے خیال مین جامے سے باہر ہو کر گھر کے اندر آپ کو حلقے مین صوفیون
کے شمار کرتا ہے۔ کوئی سرو مہر دوشالے کی سنبھال مین سرگرم ہو رہا ہے
کسی کو خبر نہین کدہر سے آئے تھے کدہر چلے کسی کو خبر نہین
کس لئے آئے تھے کیا کر چلے عمر تمام ہوئی ناکام ہوئے ناحق
دو دن مین بدنام ہوئے دنیا مین ذلت و خواری جاگیر ہوئی آخرت
مین شرمساری دامنگیر ہوئی عدیم المثل نے دس برس تک
سامع اونکے قال کا رہا بنیا اونکے حال کا رہا لیکن اوس
نور البصر کو منتظر کو چشم سر سے پل بھر دیکھا نہ گوش جان سے

کلامِ بے صوت وصدا سُنا :: پھر قدم ارادت اپنا یافت
اسرار قدم مین مقامِ جاہ مین رکھا یہان اور ہی حال دیکھا کہ ہر بیت
فطرت کا دماغ عرش معلّی پر ہے پاؤن ہر ایک ہوا خواہ کا دوش صبا پر ہے کوئی
اپنے تخت وتاج پر مغرور ہے کسی کی آنکھ نشۂ دولت مین مخمور ہے۔ کوئی مسرور
جبہ سائی پر ہے۔ کوئی مغرور سرافرازی پر ہے۔ کوئی قصر بلند پر طناز ہے کوئی
اسپ و فیل پر ممتاز ہے۔ کوئی زعم سے انشا آرائی کے اختصار و تفصیل عبارات
کو جملۂ معترضہ جانکے القاب و آداب اپنے بڑہا تا ہے۔ کوئی فخر شاعری سے سودا
جو ہوا جرأت سے سوز و درد جگر کے آتش زبانون مین میر ہو کر اسیر کی طرح بیت
مین اپنے قلابے زمین و آسمان کے ملاتا ہے۔ کوئی منطقی فکر مین جزوی وکلی
کے مقام تجرید مین قانون سے طول کلامی کے اشارات کا دم بھرتا ہے۔ کوئی
عالم علت و بے ترکیبی سے حیث و بحث مین حروف کے جملۂ عوامل ہر نوع صرف کرتا ہے
کوئی محاسب جمع خاطر کیلئے فاضلون مین افراد دفتر حکمت کا آپکو نقطۂ منقسم جانتا ہے
کوئی منجم گردش سیارہ سے پیش آنے کو ثابت نہ پاکر سادہ لوحی سے چلن تارونکا
باربار شمار کرتا ہے۔ کوئی خود بین خودی کو اپنی خدا سمجھ کر خود بخود بندگان خدا پرست
سے آکر جھگڑتا پھرتا ہے۔ کوئی خاندان پر اپنے نازان ہے کہ وہ خلف سلطان
آتی یا نبیرۂ امراے عالیشان ہے۔ کوئی عالی نسبی پر بھولا ہے کہ جد بزرگوار اوسکا
اکمل الکملا ہے یا اعرف العرفا ہے۔ کسیکو خبر نہین کدہر سے آئے تھے

کدہر چلے کسی کو خبر نہین کس لیے آئے تھے کیا کر چلے عمر تمام
ہوئی ناکام ہوے ناحق دو دن مین بدنام ہوے دنیا مین
ذلت و خواری جاگیر ہوئی آخرت مین شرمساری دامنگیر ہوئی
عدیم المثل نے دس برس تک سامع انکے قال کا رہا بینا انکے
حال کا رہا لیکن اوس نور البصر کو منظور نظر کو چشم سر سے پل بھر
دیکھا نہ گوش جان سے کلام بے صوت و صدا سنا پیر راقم ان
داستان حقایق معانی و صورت محرران پاستان دقایق غیب و
شہادت خامہ نکات بصیرت نویس سے صفحہ اشارات سماعت
کو یون منقش کرتے ہین کہ عدیم المثل نے چالیس برس تک مکتب
دنیا مین طفل ابجد خوان کی صورت دل سیپارہ کو مصحف رخسار
نور البصر کے تصور مین زیر و زبر کرتا رہا تبارک و تعالی مطلق صفحہ
متجبر یکے سوا ایک ورق مد نظر تجھہ پیش نہ آیا تا و کھا کر الحمد للہ
کہتا ہوا ایک قلم دفتر تعلقات دنیوی پر فرد باطل جانکر میم کھینچا تو
پر اپنے حرف رکھکر نکتہ سنج کی طرح عاقبت قدم ارادت اپنا
یافت اسرار قدم مین آگے منزل عقبی مین رکھا اول مقام کفر مین آیا
دیکھا تو خلایق کی کثرت ہے بھیڑ بھاڑ انگشت ہے۔ کوئی تر دامن کو بیدا لشتی ذرا ہیت
اسلام ہانی رخصت جو ندی نالے بھر بھر کر پانی سے ماجرا اپنا کہہ رہا ہے اور گگا ندیکا

کو سر سے مہادیو کے نکلی سمجھتا ہے۔ کوئی سارستی دیویکو جانتا ہے کہ نہر کی شکل
بنکر روانہ ہے۔ کوئی زر و نقرہ اجناس کو مہالچھمی جانکر پوجتا ہے۔ کوئی جوالامکھی ہین
جو آتش کا شعلہ پہاڑ کے دامن سے نکلا ہے اوسکو عجایب و غرایب کرامت و صفت
سمجھکر سجدہ کرتا ہے۔ کوئی گنیش کو جسکا سر فیل کا اور دہڑ انسان کا ہے چھالیا
سپیاری چڑہا پوجا کرتا ہے اور اوسکی پوجا سب کی پوجا پر افضل و مقدم جانتا ہے
کوئی رامچندر کو معبود پہچانتا ہے۔ کوئی لچھمن کو جو رامچندر کا بھائی ہی اوسکی صورت
بنا کر پوجا کر رہا ہے۔ کوئی سیتا کو جو رامچندر کی زوجہ ہے سجدہ کرتا ہے۔ کوئی مہا
کالی دیویکا بندہ بنا ہے۔ کوئی چاند سورج کے روبرو پانی ڈالتا ہے۔ کوئی زحل مشتری
زہرہ عطارد مریخ راس و ذنب کو پوجا کر کے دلکی حسرت نکالتا ہے۔ کوئی مہادیو کے
لنگ کو جھلری رکھکر دودہ اور پانی ملا کر دہار ڈالتا ہے۔ کوئی سنگدل کو جو پتھر سے
الست کڑی ہوئی راستی کو لات مار لا کر منات کے آگے اوندہا پڑا ہوا ہے۔ کوئی
گوسالہ صفت گاے کو پوجتا ہے اور کہتا ہے اسمین دیوتی موجود ہے اسکا گوبر پیشاب
اوسکے حق مین جنرات اور دودہ ہے۔ کوئی پتھر پر تلسی کا پتا رکھکر کہتا ہے مین نے
سالگرام کو پوجا کیا ہے۔ کوئی کرشن یعنی کنہیا کو سجدہ کرتا ہے۔ کوئی وشنو یعنے
بشن کی پوجا کرتا ہے۔ کوئی چراغ سے لو لگا رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ناستیک میرا
مذہب ہے جو مین سمجھتا ہون دوسرے کو معلوم کب ہی یہان نہ کوئی کسیکا بندہ ہی نہ کوئی
کسیکا خدا ہی جہنم ہے نہ جنت ہی فقط یارونکی بناوٹ صحبت ہی دوزخ رنج کا نام ہی جنت کا

لقب آرام ہی سوائے عنصروںکے کوئی موجود نہین سوائے عناصر کے میرا کوئی معبود نہین ق
کوئی کہتا ہے بندہ بودہ شاستر کا قایل ہے اوس سے مطلب میرا حاصل ہی مردار کو حلا
جانتا ہون عورت کی صورت دیکھنا حرام پہچانتا ہون ہر پل عالم فنا ہوتا ہے اور ہر پل
عالم بقا ہوتا ہے عالم کو بدایت نہ غایت ہی سوائے اسکے جو تکرار ہے جھوٹی حجت ہی۔
کوئی کہتا ہے جینے جین شاستر سے مطلب اپنا حاصل کیا ہی خدا کو محض بے صفت
جانتا ہون کوئی شے خدا سے پیدا نہین ہوئی پہچانتا ہون جو شخص نیکی کرتا ہی اوسیکا خدا
نام ہی اوسیکا کلام خدا کا کلام ہے۔ کوئی کہتا ہے مین شیو پوران کا حال سناتا ہون
ہر ہر ملت والے کو جتاتا ہون پیش از ظہور کائنات ناف سے بشن کے کنول کا پھول
کھلا ہی اوسمین سے برہما پیدا ہوا ہے برہما کے اور بشن کے درمیان کئی روز مناقشہ رہا
بشن نے برہما کو کہا مین نے تجکو پیدا کیا ہے برہما نے بشن کو کہا مین نے تجکو ہویدا
کیا ہے اس عرصہ مین آسمان سے ایک دھوان ظاہر ہوا اوسمین برہما کو خطاب آیا
کہ تو برہما اور یہہ بشن بجا ہے جسکی ناف سے کنول کا گل کھلا ہے اوس سے تو ظاہر
ہوا ہے اب ہم نے تجکو کہا ہے تو مخلوق کو پیدا کر جہان کو ہویدا کر جب برہما نے
اوس دخان کو دیکھا اوسمین سے ایک لنگ نظر آیا برہما نے ہنس کی شکل بنکر
اوس لنگ کی پیمایش کو اوڑا اور بشن خوک بنکر تحت الثری مین چلا گیا دس ہزار
برس تک دونون پھرتے رہے اوس لنگ کی انتہا نہ پائی جب برہما نے جانا میرا
خالق میرا معبود میرا صاحب لنگ برحق ہے اوس دن سے اوس لنگ کی پوجا شروع

ہوئی ہے یہ سخن راست مطلق ہے۔ کوئی کہتا ہے بندہ بیدانتی کہلاتا ہے ہماری بیدانت
شاستر مین لکھا ہے عالم خواب و خیال ہے برہما کے سوا موجودیت دوسرے کی
محال ہے برہما خالق کائنات ہے بشن رزاق موجودات ہے مہادیو کو دستر س
سب کے فنا کرنے پر ہے برہما خدا مقرر ہے جسدم برہما کو نسیانی ہوئی ذی روح
ہوا ہے بشن مہادیو یہ سب یک جسم برہما ہے بس جسنے نسیانی کو فراموش کیا
بیشک وہ خدا ہوا ہے اوسکو راحت حاصل ہے وہی خدا کہلانے کے قابل ہی کوئی
کہتا ہے بندہ میما نسک کہلاتا ہے ہماری میمان شاستر مین لکھا ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے
مخلوق کو نہین پیدا کیا ہے اللہ مین طاقت مطلق نہین ہے یہان کوئی اللہ برحق نہین
ہی عیش و عشرت تکلیف و راحت ہمارے نتائج اعمال ہین اور بندگان خدا مختار افعال
ہین عالم کی ابتدا ہے نہ انتہا ہے بحر و بر آسمان و زمین جھاڑ و پہاڑ اسی کی موجودیت
ہمیشہ ہے اور ہر انسان سے برہما کا ظہور ہوتا ہے جو چاہا وہ برہما ہوا ہے۔ کوئی کہتا ہے
مین نیایک برحق ہون نیای شاستر کا عارف مطلق ہون جانتا ہون مداومت
باشندگی جنت اور جہنم مین نہین ہے ذات کو اللہ کی بدایت و نہایت نہین یقین
ہی جہان قدیم ہے لیکن معدوم ہوگا اللہ کی یک شکل ہے سمجھدار کو معلوم ہوگا کوئی
کہتا ہے مین بیشیشک بنا ہون بیشیش شاستر کا معتقد ہوا ہون مہاراج کناد کا
قول سچا ہے بندہ موافق اونکے قول کے چلتا ہے کناد اور گوتم مہاراج کا قول مین نے
ایک پایا ہے جسنے نیائی شاستر لکھا ہے جو نیایک کے قول و افعال ہین بندے کے

وہی اعمال ہین ۔ کوئی کہتا ہے مین تجّل شاستر کا بندہ ہوا ہون بغیر ریاضت اور محنت
کے کوئی چیز حاصل نہو گی سمجھتا ہون ۔ کوئی کہتا ہے مین سانکھ شاستری ہون سبکو
سناتا ہون جب وقت عالم کے فنا کا آتا ہے ہر ایک عنصر ایک شے مین غایب ہو جاتا
ہے خالی آواز مین گم آتش صورت مین گم پانی ذایقہ مین گم خاک شامہ مین گم ہوا
لامسہ مین گم ہو جاتے ہین یہ نکات ہر ایک کی فہم مین کہان آتے ہین ۔ کوئی
کہتا ہے بندہ نانک پنتی ہوا ہے بابا نانک کا چیلا بنا ہے ہمارے بابا نانک مشرکون
سے بیزار ہین مانند اور ہندوون کے وہم اور دہوکے مین نہین کلام سے اونکے ظاہر
توحید کے اسرار ہین بیشک وہ سب مخلوق کا اوتار ہے سواے خدا کے دوسرے
کا نہین طلبگار ہے نینا دیوی کی پوجا کی ہے اوس سے حاجت اپنی چاہی ہے افلاک
پر گیا ہے عالم بالا کا تماشا دیکہا ہے نازل اوسپر کتاب ہے کلام اوسکا کلام حق لاجواب
ہے ۔ کوئی کہتا ہے میرا مذہب سب مذہب سے فاضل تر ہے ہندو مسلمان سے رتبہ
میرا برتر ہے مفرر عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹا خدا کا جانتا ہون والدہ کو اون کی خدا کی زوجہ
پہچانتا ہون بندہ اونہین کا بندہ ہے دوسری بات غلط پہچانتا ہے ۔ کوئی کہتا ہے
بندہ شیطان کا غلام ہے شیطان کا کلام خدا کا کلام لا کلام ہے ۔ شیطان کی برابر موحد
ہوا ہے جو سواے خدا کے دوسرے کو سجدہ نہین کیا ہے شیطان کے موافق کون
عابد ہوا ہے شیطان اوستاد فرشتون کا ہے شیطان کے برابر کون عالی ہمت
ہے کہ گردن مین اوسکی طوق لعنت ہے ظاہر مین مردود خدا ہے مگر مذہب

عشاق مین مقبول کبریا ہے اوسکا فرمان بردار ہون لاحول کہنے والے سے
بیزار ہون۔ کسیکو خبر نہین کدہر سے آے تھے کدہر چلے کسیکو خبر نہین کسلئے
آے تھے کیا کر چلے خلقت مین ہر ہر کو معبود جانا حقیقت مین مطلب کو مفقود
کیا ظاہر مین ساوہوا و تارہے باطن مین مقصد سے اغیار رہے معلوم نہوا
آپ سے گذر کر آپکو پانا کیا ہے معلوم نہوا جان سے انجان ہوکر جانِ جان ہوجانا
کیا ہے عدیم المثل نے پندرہ برس تک اونہین کے نکات قال کا عبارت حال
ہوا اونہین کے معنی حال کا صورتِ قال رہا لیکن اس نور البصر کو منظورِ نظر کو چشم
سر سے پل بھر دیکھا نہ گوشِ جان سے کلام بے صوت و صدا سنا تھکر قدم
ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین مقامِ اسلام مین رکھا دیکھا تو یہان
اور ہی معاملہ ہے سمجھا تو اور ہی ڈھنگ ہے نیا تماشا ہے سات رباط اچھے
نظر آے ششدر ہوکر استفسار کیا تو نام ہر ایک کا لوگون نے علحدہ تبلاے
کسی نے کہا ایک رباط سُنیہ ہے یہان کے باشندون کو اہل سنت وجماعت
عالم کہتا ہے اعتقاد اِن کا ٹھیک ہے کہتے ہین خدا وحدہٗ لاشریک ہے عالم حادث
ذات اوسکی قدیم ہے ذاتِ حق کی حی القیوم عالم عدیم ہے سوا اوسکے دوسرا موجود
نہین وہ عدیم المثل یکتا ہے سوا اوسکے کوئی معبود نہین وہ نور البصر دوسرا ہے
عالم جاہل ہے اللہ عالم الغیب و الشہادہ ہے اتصال کسو سے نہ انفصال اور نہ حلول
اتحاد و علت سے عیب و نقصان سے مبرا ہے جامع جمیع صفات کا ہے نایاب اوسکے بیشک

ابنیا ہین اور ملایک برحق بے انتہا ہین کتابین جو اللہ نے ابنیا پر اوتاری ہین
راست مطلق ہے بہشت و دوزخ حق ہے مسلمان بہشت مین رہین گے کفار
دوزخ مین جلینگے پانچون وقت کی نماز فرض یقین ہے روزے ایک مہینے کے فرض
مبین ہے زکوٰۃ مال وحج کعبہ فرض صاحب مقدور پر ہے شراب کا پینا زنا کا کرنا
چوری رشوت حسد عجب نخوت حرام مقرر ہے قیامت کا آنا یقین ہے ایکدن
یہ آسمان ہے نہ زمین ہے عالم تمام فنا ہوگا اللہ تعالی پھر سبکو زندہ کرے گا
سب سے حساب لیگا نیک کو جنت دیگا اور بد کو جہنم ہے جسکا پیشہ یہان ظلم وستم ہے
جسنے اپنے گناہ سے توبہ کی اوسکو دوزخ سے نجات ہے جسنے ابنیا کے قول کو نمانا
اوسکو دوزخ ابدا ہیہات ہے جو لوگ خواہش نفس سے گناہ مین مبتلا ہین اور بغیر
توبہ کے مرگئے چند روز سزا اون کو دی جائیگی پھر رحمت بخشش مین آئیگی اللہ تعالے
سفارش سے سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تائید سے ال و اصحاب کبار کے
اور دعا سے عالم و حافظ اور نیک کردار کے اور مدد سے اولیاء واقف اسرار کے
اون کو بہشت مین داخل کریگا ہر ایک مومن ہمیشہ بہشت مین رہیگا دوسرا بیت ۲
رباط رافضیہ ہے یہانکے مضمون کو عالم رافضی کہتا ہے طریقہ اونکا یہ ہے کہ اصحاب
ثلثہ پر طعن کرنا واجب جانتے ہین بجز جناب مظہر العجایب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے
پیشوا اپنا کسیکو نہین پہچانتے ہین اور کہتے ہین کہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
کو ذات سے اپنی رسالت مین قیام نہین اور جناب غوث الاعظم قدس سرہ اولاد

امام نہین نماز جماعت کی سنت مطلق نہین ہے مسح اوپر موزے کے درست الحق نہین ہے دیر سے روزہ افطار کیا کرتے نماز مغرب ہمراہ نماز عشا پڑہا کرتے رکوع اور سجود مین یکبار تسبیح پڑہتے ہین بعد نماز کے السلام علیکم نہین کہتے ہین فیمابین اونکے کثرت اوہام سے نارسائی افہام سے بارہ فریق ہوے ہین ہر ایک کے علیحدہ طریق ہوے ہین۔ کوئی کہتا ہے مین علویہ ہون حضرت علیؑ کو نبی جانتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین اموِیہ حضرت علیؑ کو جو شریک نبوت اور رسالت سمجھتا ہون کوئی کہتا ہے مین شیعیہ ہون حضرت علیؑ کو جو تمام صحابہ سے فاضل تر نہ جانے اوسکو کافر سمجھتا ہون۔ کوئی کہتا ہے بندہ اسحاقیہ ہے قایل نہین ختم نبوت کا ہے کوئی کہتا ہے زیدیہ میرا نام ہے سواے اولاد علیؑ کے میرا کوئی نہین امام ہے کوئی کہتا ہے عباسیہ میرا لقب ہی بادشاہ اور امام میرا فرزند عبد المطلب ہی کوئی کہتا ہے مین امامیہ ہون سطح زمین کو خالی امام سے نہین جانتا ہون سواے بنی ہاشم کے کوئی امام خلیفہ نہین سواے بنی ہاشم کے کسی امام فاجر کے پیچھے نماز پڑہنی روا نہین امام بندہ بے عیب ہین امام عالم الغیب ہین۔ کوئی کہتا ہے بندہ نادسیہ ہے جو شخص کہ اپنے کو بہتر جانے اوسے کافر کہتا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین تناسخیہ ہون جانتا ہون کہ روح انسان کے قالب سے جب جدا ہوتی ہے ہر آئینہ دوسرے قالب مین روانہ ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے بندہ لاعنیہ ہے دشمن عایشہ و زبیر و طلحہ و معاویہ کا ہے ابد تک اونکو بد کہتا ہون اونکے نام کا تبرا کرتا رہتا ہون۔

کوئی کہتا ہے مین راجعیہ ہون صاف کہتا ہون سحاب مین آفتاب جمال مظہر العجایب
چھپا ہوا ہے ظہور جلوہ والا پیش از قیامت کے ہونیوالا ہے آسمان پر کہکشان
کہان ہے علیؑ کے لشکر کا نشان ہے فلک پر رخشان برق نہین ہے سم مین علیؑ
کے دُلدُل کے اسمین فرق نہین ہے۔ کوئی کہتا ہے مین متربصیہ ہون حق
جانتا ہون مسلمانون سے مجھکو عداوت ہے پادشاہون سے مقابلہ کرنا میری
ملت ہے تیسری رباط خارجیہ ہے وہان کے باشندون کو حاکم خارجی
کہتا ہے خلقت اسمین کثیر ہے ہر ایک کی علحدہ تقریر جماعت سے انکار کرنے
مین تکفیر اہل قبلہ ہر بار کرتے ہین معاویہ رضی اللہ عنہ سے اتحاد رکھتے ہین جناب
منظہر العجایب علی ابن ابیطالب سے عناد رکھتے ہین فیما بین مین اونکے کثرت
اوہام سے نارسائی افہام سے بارہ فریق ہوے ہین ہر ایک علحدہ طریق ہوے
ہین کوئی کہتا ہے بندہ ازرقیہ ہے صاف کہتا ہے وحی منقطع ہوئی کوئی
مومن کبھی خواب نیک نہین دیکھتا ہے کوئی رتبہ ولایت کو نہین پہنچتا ہے۔
کوئی کہتا ہے مین اباقیہ ہون یقین جانتا ہون ایمان قول عمل مسلمان ہے
یا نیت انسان ہے۔ کوئی کہتا ہے مین ثعلبیہ ہون کام میرا تدبیر سے کرتا ہون
غافل نہین ہون تقدیر الٰہی کا قایل نہین ہون۔ کوئی کہتا ہے مین حازمیہ
ہون زکوۃ کو فرض مجہول جانتا ہون فرضیت اوسکی مجھپر آشکارا نہین مین اوسکو
سمجھتا نہین۔ کوئی کہتا ہے مین خلفیہ ہون تارک جہاد کو کافر کہتا ہون۔

کوئی کہتا ہے بندہ کوزیہ ہی صاف کہتا ہے جو شخص کہ طہارت مین اندام کو سخت
ملکر اعضا کو خوب نہین دہوتا ہے فرض اوس سے ادا نہین ہوتا ہے۔ کوئی کہتا ہی
مین محکمیہ ہون حکم خدا کا اوپر خلق کے مطلق نہین جانتا ہون۔ کوئی کہتا ہے
مین اخفنیہ منکر جزاے عمل کا ہون۔ کوئی کہتا ہے بندہ کنزیہ ہے زکوۃ کو
فرض نہین جانتا ہے مال کے میل مین پامال ہورہا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین
تمراخیہ ہون عورتون کو مانند بوے گل وریحان کے جانتا ہون عورتین
بے ملک مین بغیر نکاح کے وطی اون سے روا ہے بندہ یہی عمل کررہا ہے کوئی
کہتا ہے نام میرا میمونیہ ہے بندہ غیب پر ایمان لانا باطل جانتا ہے۔ کوئی کہتا ہی
مین معتزلیہ ہون ایمان سے بیزار رہتا ہون صاف کہتا ہون قرآن مجید مجموعہ
نقول وحکایات ہی قدیم نہین ہے خیر وشر کا فاعل رب کریم نہین ہے نماز جنازہ
کی واجب کہان ہی ایمان کسب الانسان ہی دعا وصدقہ زندگان حق مین میت کے
بیفائدہ وبیکار ہے شفاعت سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح انکار ہے
حساب وکتاب میزان گنہگارونکا درمیان دوزخ اور جنت کے ہوتا ہی معراج پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس سے ہوا ہی فرشتہ مومن سے افضل تر ہی عقل مومن اور
کافر کی برابر ہے رویت حق سبحانہ وتعالی کا قایل نہین ہون انکار ہی کرامت اولیا
کی غلط ہے جھوٹی تکرار ہے خدا تعالی خالق جب ہوا جسدم مخلوق کو پیدا کیا اور
رزاق جب ہوا جسوقت بندون کو رزق پہنچایا اللہ تعالی ذات سے اپنے عالم وقا

ہے نہ ساتھ علم و قدرت کے ہے یعنی صفات حق کو نہین ہی ذات سے موجود
بے مشقت کے ہے جانتا ہون جو عدم ہے وہ عدم سراسر ہے جو موجود ہے وہ موجود
اکثر ہے جو شخص کہ کسی کے ہاتھ سے کشتہ ہو بے اجل یقین ہی یعنی قاتل اوسکا اوسکو
اگر نہ مارتا وہ مرتا نہین ہے علامت قیامت غلط پہچانتا ہون خروجِ دجال و یاجوج
ماجوج کذب جانتا ہون پیغمبر علیہ السلام نے قبل معراج کے نبی کہان تھے اور پیش از
وحی کے نہ مومن تھے نہ کافر فقط معصوم انسان تھے عرش جاے بلند کا نام ہے
کرسی علم و حجاب کا مقام ہے لوح تمام حکم اور تدبیر ہے قلم تقدیر ہے پیغمبر علیہ السلام
نے کلام اللہ تعالی سے بے واسطہ سماعت نہین فرماے ہین فعل بندے کے
مخلوق اللہ کے نہین ہاے ہین چوتھی رباط جبریہ ہے وہان کا ساکن آپکو
جبری کہلاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین مضطریہ ہون صاف کہتا ہون خلق مانند
جماد کے مجبور بہر طور ہے خیر و شر سے اونکو علاقہ نہین قادر اونکا اور ہے۔ کوئی
کہتا ہے افعالیہ میرا نام یہی میرا کلام ہے خلق کو فعل ہے لیکن قدرت نہین ہے
حرکات صریح ہے لیکن جرأت نہین ہے۔ کوئی کہتا ہے نام میرا معیہ ہے یہی میری
تکرار ہے خلق کو قدرت ہی لیکن ساتھ فعل کے اظہار ہے۔ کوئی کہتا ہے نام
میرا مفروغیہ ہے یہی میرا مقولہ ہے ظہور عالم کا جو کچھ ہونیوالا تھا ہو گیا آئندہ
حاشا و کلا تغیر و تبدل نہ ہوگا۔ کوئی کہتا ہے مین مجازیہ ہون صاف کہتا ہون
کوئی بندہ قضا سے اپنے مبتلاے عذاب نہین ہی خدا اپنے اختیار فعل سے جو چاہیگا

وہ کریگا اوسمین کچھ سوال وجواب نہین ہی خلق کو پیدا کیا حق نے اپنے علم کے ظہور پر
نہ معلوم کے شعور پر۔ کوئی کہتا ہے مین سالقیہ ہون صاف کہتا ہون ثواب و عقاب نیکی بدی
سے اصلا کم نہین ہوتا ہے بندہ شر سے دور خیر سے حق کا ہمدم نہین ہوتا۔ کوئی کہتا ہے
کسلیہ میرا نام عیان ہے یہی میرا بیان ہی سعادت و شقاوت دونون ظہور سبحان ہے
نہ اطاعت سے سود نہ معصیت سے زیان ہی۔ کوئی کہتا ہے جیلیہ میرا نام بے گفتگو ہے تقریر
میری روبرو ہے مجھے خوف دوزخ کا نہین خدا دوست میرا ہے کہین دوست کو
دوست عذاب دیتا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین متحلیہ ہون اوسکو خیر کہتا ہون جس سے
نفس میرا شاد ہی وہ دل آرام ہے وہی میری مراد ہے۔ کوئی کہتا ہے مین خوفیہ
ہون عذاب حق سے مصلحتاً خوف رکھتا ہون دوست کو دوست ڈراتا ہی دوست
کو دوست سمجھاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین فکریہ ہون یہہ ہی کہتا ہون عبادت سے
لاکھہ چند بہتر ہے جسکو علم زیادہ ہوا اوسکی عبادت ساقط اکثر ہے خدمت اوسکی خلق
کو ضرور ہے شرکت اوسکی ہر ایک کے مال و اسباب مین منظور ہے جسکو اوس سے انکار
ہی وہ ظالم ناہموار ہے۔ کوئی کہتا ہی مین جنیہ ہون منکر وارث میراث کا ہون۔
پانچوین رباط قدریہ ہے وہان کا متوطن آپکو قدری کہلاتا ہی۔ کوئی کہتا ہی
مین احمدیہ منکر سنت رسول اللہ ہون جو چیز کہ نزدیک خدا کے کفر ہے نزدیک
خلق کے ایمان ہی جنازہ کی نماز جو واجب نجالائے وہ زندہ درگور انسان ہے۔
کوئی کہتا ہے مین ثنویہ ہون جانتا ہون نیکی ذوالمنن سے ہے اور بدی آہرمن سے ہی

کہتا ہی نام میرا کنانیہ ہے افعال خلق مخلوق ہے بندہ نہین پہچانتا ہے۔ کوئی
کہتا ہے شیطانیہ میرا نام ہے منکر وجود شیطان ہون یہی میرا کام ہے۔ کوئی
کہتا ہے بندہ شرکیہ ہے جانتا ہے کہ کوئی کسی کا نہین ایمان مخلوق خدا کا نہین ہے
کوئی کہتا ہے مین وہمیہ ہون یہی میرا فہم ہے کہ فعل میرا وہم ہے۔ کوئی کہتا
ہی مین ابدیہ ہون جہان فانی کو مقام ابد جانتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین
ناکسیہ ہون سمجھتا ہون اطاعت بادشاہان روا ہے درست اختلاف علماء ہے
کوئی کہتا ہے مین قاسطیہ ہون و ہنر سے مال جمع کرنا فرض جانتا ہون کوئی
کہتا ہے مین نظامیہ ہون خدا کو شئے سمجھتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین تنزلیہ
ہون بدی تقدیر سے میری ہے نہین شک کرتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین قبریہ
ہون سب سے علحدہ ہون گنہ گار کو کافر جانتا ہون توبہ مقبول نہین خوب پہچانتا
ہون چھٹی رباط جہمیہ ہے اسمین ہر ایک جہمی کہلاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین
معطلیہ ہون اسماے صفات کو اللہ کے مخلوق سمجھتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین
مترابصیہ ہون علم و قدرت مشیت ایزدی مخلوق ہے باقی سب کو غیر مخلوق
کہتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین مترافیہ ہون صاف کہتا ہون خدا کے حصہ مین
گردش ہے مقام اوسکا نہین ایکجا ہے یعنے جا بجا پھرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین
واردیہ ہون جانتا ہون مومن کی جہنم مین جا نہین جو شخص کہ جہنم مین
گرے پھر اوس کا نکلنا ہوتا نہین۔ کوئی کہتا ہے مین حرقیہ ہون جانتا

ہون جو شخص کہ جہنم مین جاتا ہے آگ سے اوسکا کچھ اثر باقی نہین رہتا ہی۔ کوئی
کہتا ہے مین مخلوقیہ ہون قرآن کو مخلوق کہتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین غیریۃ
ہون منکر رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہون لیکن حکیم کہتا ہون۔ کوئی
کہتا ہے مین زنادقیہ ہون منکر معراج شریف اور قیامت کا ہون عالم کو
قدیم جانتا ہون خدا کو چشم سر سے دیکھتا ہون درست پہچانتا ہون۔ کوئی کہتا ہے
مین قانیتہ ہون بہشت اور دوزخ کو فنا سمجھتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین
لفظیہ ہون منکر عبارت قرآن کا ہون یعنی قرآن بندے سے ایجاد جانتا
ہون معنی کا اسکے خدا موجد ہے سمجھتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین قبریۃ ہون
سب سے کہتا ہون عذاب قبر مین نہین ہے تم سب اہل غفلت ہو اگر ہوتا تو
اوپر ہوتا تا دوسرون کو عبرت ہو۔ کوئی کہتا ہے مین واقفیہ ہون قرآن
مخلوق ہے یا غیر مخلوق اسمین مجھے تامل ہے صاف کہتا ہون ساتوین
رباط مرجیہ ہے باشندون کو وہان کے عالم مرجی کہتا ہے۔ کوئی کہتا ہے
مین علمیۃ ہون علم کو ایمان جانتا ہون جو شخص کہ امر و نواہی سے واقف
نہین وہ کافر ہے بندہ خوب ماہر ہے۔ کوئی کہتا ہے مین تارکیہ ہون علم کو
سبب جمع مال دنیا جانتا ہون عمل واسطے نعمت عقبیٰ ہے ترک کرنا دونون کا
مشغولی حضوری مولی ہے۔ کوئی کہتا ہے مین شامیۃ ہون کہتا ہون جو شخص
کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا بعد وہ اطاعت

اطاعت کرے یا معصیت کچھہ زیان نہوگا۔ کوئی کہتا ہے میں مرجیہ ہوں
یہی میرا مقولہ ہے جو شخص کہ اطاعت خدا کی نکرے بخدا گنہگار نہوگا۔ کوئی
کہتا ہے مین شاکیہ ہون مفصل میرا حال سنئے کہ ایمان مین مجمل شک رکھتا
ہون۔ کوئی کہتا ہے مین عملیہ ہون ایمان عمل کے ساتھہ ہے کہتا ہون جسکو
کہ نہین عمل ہے ایمان مین اوسکے خلل ہے۔ کوئی کہتا ہے منقوضیہ میرا نام
ہے یہی میرا کلام ہے لطف سے حق کے زیادتی ایمان کی ہے قہر سے حق کی
کسادگی ایمان کی ہے۔ کوئی کہتا ہے نام میرا منشیہ ہے مین مومن اگر اللہ
چاہتا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین اثریہ ہون قیاس ودلیل باطل جانتا ہون
کوئی کہتا ہے مین بدعیہ ہون صاف کہتا ہون جو شکل کہ نئے جہان مین پیدا
ہوتی ہے بے خواست ارادت حق کے ہویدا ہوتی ہے نخوت کا دم بھرتا ہون
بادشاہون کی فرمانبرداری نہین کرتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین مشبہیہ
ہون حق جانتا ہون اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے شاید اسکا
غذا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین حشویہ ہون واجب وسنت ونفل کو ایک جانتا
ہون۔ کسیکو خبر نہین کدھر سے آئے تھے کدھر چلے کسی کو
خبر نہین کس لئے آئے تھے کیا کر چلے۔ معلوم نہوا آپسے گذر کر آپ کو پانا کیا
ہے معلوم نہوا جان سے انجان ہوکر جانجان ہوجانا کیا ہے ظاہر مین شیخت
مآب صدر صدور ہے باطن مین مطلب سے کوسون دور ہے عدیم المثل نے

پندرہ برس تک اونہین کے نکتہ قال کا عبارت حال ہوا اونہین کے معنی
حال کا صورت قال ہوا لیکن اوس نور البصر کو منظور نظر کو چشم سر سے
بل بھر دیکھا نہ گوش جان سے کلام بے صوت و صدا سنا پھر قدم ارادت
اپنا یافت اسرار قدم مین مقام سلوک مین وہان اور ہی
تماشا دیکھا۔ کوئی کہتا ہے مجھے ذکر دوریہ اور مدوریہ یاد ہے اوسکو چہار
علقی کہتے ہین مجھے ارشاد ہے ذاکر کو اوسکے جلد مکاشفہ عالم غیب کا ہے فی الفور
مطلوب کا سامنا ہے اول کلمہ لا ناف سے جانب راست و چپ سے لیکر
دماغ تک کھینچے بعدہٗ کلمہ اِلٰہ کو یمین و یسار سے ادا کرے بعدہ اِلّا اللّٰہ
کو شدت سے دل پر ضرب کرے لفظ ھُو پر اس ذکر کی انتہا کرے۔ کوئی
کہتا ہے چند روز مین خدا کا بھید کھل جاتا ہے ذاکر خدا کو جلد پاتا ہے اول
دل کی طرف متوجہ ہو کر اَنَا کہے اور فلک کی طرف متوجہ ہو کر فیہ کہا
کرے پھر دل کی جانب توجہ کرے ھُو بولے اللہ جل شانہ ابواب
خزاین اسرار اوسپر جلد کھولے۔ کوئی کہتا ہے سالک کا حجاب جلد دور
ہو جاتا ہے مطلوب روبرو آتا ہے دلکی طرف متوجہ ہو کر فی اَنَا کہے اور فلک
کو دیکھکر انت کہا کرے پھر دل کی جانب توجہ سے اَنَا ہُو ہُو پکارے فی الفور
گنجینہ اسرار ہاتھ آوے۔ کوئی کہتا ہے سیدہی جانب سے اللّٰہ اکبر کہے
اور دل سے کلمہ لا اِلٰہ کھینچکر جانب چپ سے سیدہی جانب لیجاوے پھر اِلّا اللّٰہ

کو ہیچ دل کے ضرب کیا کرے جو چاہے وہی ہوا کرے۔کوئی کہتا ہے ایک ذکر مجھکو
یاد ہے یہ سب اذکار کا اوستاد ہے یکظرف مین آتش سلگاوے اوسکو روبرو
رکھکر شعلۂ آتش پر ضرب اِلَّا اللّٰہ لگاوے بعدہٗ یک ضرب اِلَّا اللّٰہ دل پر ہوا کرے
یہہ راز خویش وبیگانے سے اخفار کھے توجہ تیز پر غلبہ ہوگا عالم معانی کا مکاشفہ
ہوگا۔کوئی کہتا ہے قرآن شریف چہار سو اپنے رکھے اول سیدہی جانب
سے یَاحَیُّ کا ضرب قرآن پر کرے بعدہ جانب چپ قرآن پر یَاقَیُّوْمُ شدت
سے کہے اور آگے پیچھے تشدد سے ضرب کیا کرے آگے یَاسَمِیْعُ پیچھے یَاعَلِیْمُ
کہا کرے چہار سو کا تماشا نظر آوے گا عالم شرق وغرب جنوب وشمال
کاروبرو پاویگا۔کوئی کہتا ہے روبرو اپنے قرآن شریف کھلا رکھے اول
اوسپر ضرب کلمۂ اثبات کا کیا کرے بعدہٗ دل پر شدت سے ضرب کرنا جلد
معانی کا کشف ہووے۔کوئی کہتا ہے اگر کوئی آفتاب کو سیدہی طرف اپنے
تصور کیا کرے ماہتاب کو طرف چپ کے تصور مین رکھے چند روز یَامُحْیِیُ
زبان قلب سے ادا کرے عالم ارواح سے ملے آتش ہوا سے اوسکے ٹھنڈی
ہوجاوے جو ارادہ کرے وہ برآوے پانی پر صاف چلے وار تیغ وتیر کا نہ لگے
تصرف اوسکا عالم اجسام مین جاری ہو بشرط تعلقات بشری سے ذاکر عاری
ہو۔کوئی کہتا ہے ذاکر ایک گوشہ سنبھالے اوسپر غیر نظر نہ ڈالے تمام شب یَامُحْیِیُ

دو ہزار بار پڑہا کرے چالیس روز بجز نان جوار کے کچھ نہ کھایا کرے جمعہ کے دن سے
ابتدا کرے تمام شب نہ سویا کرے حیات ابدی پاوے ہمجنس خضر ہوجاوے
کوئی کہتا ہے اگر یا مُحِیُّ کا تصور ایک مدت رکھے عجیب و غریب خرق عادت
پیدا ہووے چاہے تو نظر سے غایب ہوجاوے خلقت دور و نزدیک کی اوسکو
نظر آوے جو چیز قسم شیرینی سے یا میوہ جات یا طعام سے ہو بے موسم کی خواہش
سے اوسکی حاضر ہوجاوے جو شخص اوس سے مقابلہ کرے خراب ہو فاضلات
دفتر عالم مین فرد لاجواب ہو بات اوسکی کوئی رد کرے کیا مجال ہے جو دیکہے
اوسکا فرمان بردار بہر حال ہے عمر اوسکی دراز ہو لیکن ذاکر صفائی قلب مین
ممتاز ہو۔ کوئی کہتا ہے اگر ذاکر بعد تہجد کے نماز صبح تک بیدار رہے اور نظر اپنی
برہ بینی پر رکھے لسان قلب سے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ہردم تکرار کرے خیالات
غیریت سے مطلق انکار کرے بیشک مستجاب الدعوات ہو عالم غیب کا معائنہ
اوسکو دن رات ہو زہر اور سحر اوسپر اثر نکرے ہمیشہ تندرست رہے ناتوانی
اور ضعیفی سے باز ہو عمر اوسکی دراز ہو۔ کوئی کہتا ہے مجھے پاس انفاس کی ترکیب
یاد ہے بندہ اس فن مین اوستاد ہے ہردم اِلَّا اللّٰہ کہتا ہوا دم اوپر کھینچتا ہون
پھر اِلَّا اللّٰہ کہتا ہوا دم کو نیچے اوتارتا بیٹھتا ہون اور کبھی اللّٰہ کہتا ہوا دم کو اوپر
کھینچتا ہون اللّٰہ کہتا ہوا نیچے دم اوتارتا ہون دیدۂ دل میرا باز ہے عمر میری دراز ہے
کوئی کہتا ہے مین قلب سے لَا اور نفس سے اِلٰہ اور روح سے اِلَّا اللّٰہ صفا سے محمد خفی سے

رسول اخفاسے اللہ ادا کرتا ہون یہہ لطیفہ ستہ ہین اس شغل کی برکت سے انوار
دیکہا کرتا ہون جو زرد کی جانب پشت سے نظر آتا ہے پہر جلد غایب ہو جاتا ہے
سراسر مکر شیطان ہے لاحول پڑہتا ہون کہ وہ نتیجہ غفلت و نسیان ہے اگر دست
چپ سے نمود او جیالا ہوا و رنگ اوسکا نیلا ہوا وسکو تجلی نفس کی جانتا ہون
شرارت نفس امارہ پہچانتا ہون جو اوجالا کہ دست راست سے سرخ یا سبز نظر
آتا ہے اوسکو مین نے اپنے شیخ کا نور سمجہا ہے اور جو اوجیالا سپید روبرو سے نمود
ہوتا ہے جانتا ہون وہ نور محمد کا ہے جو اوجیالا کہ بے جہت بیرنگ بے نظیر
نظر آتا ہے پہر ایک لمحہ مین غایب ہو جاتا ہے ہوش میرا کہوتا ہے پہر اشتیاق
اوسکا مجہکو ہوتا ہے سمجہتا ہون وہ نتیجہ اسرار نا متناہی وہی انوار الہی ہے سوا ے
مشاہدے کے حال اوسکا قید قلم ہوتا نہین وہ کیا جانتا ہے جو دیکہا نہین۔ کوئی
کہتا ہے مجہے عبادت بے ریا یاد ہے ہر دم یاد مین حق کے رہتا ہون یہی مجہکو ارشاد
ہے پہلوے چپ سے دم کو کہینچتا ہوا دماغ تک کلمہ طیب کو زبان غیب سے ادا کرتا
ہون اور دماغ سے دم اوتارتا ہوا پہلوے چپ تک اسماے حضرات صوفیہ کے
پڑہا کرتا ہون یہی طریق عبادت خاصان حق ہے اسی سے کشود اسرار مطلق ہے
کوئی کہتا ہے مردم حق بین کی نظر مین حال میرا آئینہ ہے میری آنکہون مین
عالم غیب کا تماشا ہے خامہ تار نظر سے صفحہ پر خارج کی کلمہ طیب کو لکہا کرتا ہون
زمرۂ اہل نظر مین داخل ہوا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین یا ہو یا ہو دل سے شبانہ روز

کہتا ہون دل میرا بظاہر بیٹھا کتا نظر آتا ہے دل مین رکھو تو دل اپنا بتاتا ہون اگر طالب حق بہرا یا گونگا ہو اوسکو بے گفتگو توجہ سے بہرہ ور کرون گا زبان سے اصلا کچھ نہ کھون گا باطن کو اوسکے اپنے باطن مین جذب کر لون گا دم مین خود بخود خدا سے ملا دون گا قال باطل ہے حال حق ہے مجھے توجہ مین دستگاہ مطلق ہے۔ کوئی کہتا ہے مجھے نہ ذکر و فکر سے علاقہ ہے بندہ کان مین انگشت رکھکر سنتا ہے دل میرا ہر دم ہُو ہُو کہتا ہے جی میرا ہُو مین ہُو ہو گیا ہے کوئی کہتا ہے اجی مرضی ہو تو فاتحہ مجھسے اخلاص سے پڑہو درجہ میرا بڑا ہے مجھے سورۂ اخلاص کے ورد کا گورکھ دہندا لگا ہے الحمد للہ کشف القبور ہوا ہے۔ کوئی انسان فرشتہ خو ہمسایہ سے بڑی ہو کر کہتا ہے جان کی قسم کھاتا ہون مین سورۂ جن سے پانچ آیتین بہت ورد کیا ہون جن جن کا کہو تو مین ابھی آسیب بے آسیب اوتارتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مجھے انگشت نما نہ کیجئے دیکھے بہمت مساعدہ سے کہان پہنچا ہون سورۂ اخلاص کو ورد کیا ہون دست بدست کیا ہاتھہ پایا ہون سر دست ناخن پر حاضرات کھولتا ہون غیب کی بات بولتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مینے یا صمد کا وظیفہ کیا ہے عجیب و غریب نظر آیا ہے جس وقت مین یا صمد کہکے عود کی ڈلی جلاتا ہون جن بزرگ کی روح کو چاہتا ہون بلواتا ہون غایب و حاضر کا حال لوگون کو سنواتا ہون اوس وقت فخر سے اوس کمال کے جسم مین نہ سماتا ہون۔ کوئی کہتا ہے نیند سے چونک کر سنو

خیال اگر بجا ہے مین نے آنکھہ بند کر تصور سے یا بَدِیعَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ ایک
جگہہ پڑہا ہے مدت مین کمال ہاتھ آیا ہے مجھے لوگون کے خواب مین جانا آتا ہے
کوئی کہتا ہے مین یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کو دم سے پڑہا ہون برسون تصور مین ان اسمان
کے رہا ہون برکت سے اوسکی مانند جسم مثالی کے دم مین جہان چاہتا ہون وہان
جاتا ہون بہر صورت ہر دیار ہر مقام مین صورت اپنے لوگون کو بتلاتا ہون
روے زمین کی سیر دم بھر مین کرتا ہون بظاہر آنکھہ مین مردمون کے نہین
پھرتا ہون آپکو روح مجسم پاتا ہون حجرے مین بند کردو باہر نکل آتا ہون۔ کوئی
کہتا ہے مین اسم ذات کا کاسب ہون ماسوا اللہ کا جاذب ہون جسکے قلب
پر متوجہ ہوکر دم کردون گا مدد سے مقلب القلوب کے دل مین ہو تو بیہوش کردونگا
کوئی کہتا ہے مین نے آفتاب کا مدت تصور کیا ہے دہوپ مین دونون بیٹھا
ہے میری نظر مین یہہ تاثیر ہے جسکی طرف گھورتا ہون گویا ہدف پر تیر ہے روبرو
میرے کوئی آنہین سکتا کوئی بار میری توجہ کا اوٹھا نہین سکتا۔ کوئی کہتا ہے مینے
شیرخواری سے دہوپ مین تصور سورج کا کیا ہے جیتا میرا بڑا آیا ہے جناب حیدرؓ کا
مجھپر سایہ ہے مجھے شیر بنکر بیٹھنا آتا ہے۔ کوئی کہتا ہے پانی کی بات سے ہے مجھے
ورد محیط دن رات ہے نتیجہ اوسکا صاف ظہور پایا ہے مجھے پانی مین پانی
ہوجانا آتا ہے۔ کوئی کہتا ہے روغن نہ کھا کر آب و نمک سے آپکو بچا کر برسون
یَا قَدِیْرُ یَا بَصِیْرُ پڑہا ہون تاید سے اوسکی مگس کی صورت ہوا پر اوڑتا سیکہا

ہون دن کو پانی مین چراغ لاتا ہون۔ کوئی کہتا ہے مین مراقبہ مین رہتا ہون
قلب کی صورت کاغذ پر بناکر آب زر سے اسم ذات لکھکر گھورتا بیٹھتا ہون۔
کوئی کہتا ہے مین مراقبہ کر رہا ہون آئینہ پر اسم ذات لکھکر گھورتا بیٹھتا ہون۔
کوئی کہتا ہے مین بھی مراقبہ مین بیٹھا ہون وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کی معنی
کا تصور کر رہا ہون۔ کوئی کہتا ہے مجھے بھی یک مراقبہ یاد ہے کامل میرا
اوستاد ہے اللہ حاضر ہے اللہ ناظر ہے اللہ شاہد ہے اللہ معی کا دل مین تصور
کرتا ہون عجیب وغریب تماشا دیکھتا ہون۔ کوئی کہتا ہے ہستی سے گذر نیکی
نیک راہ بتلاتا ہون بعد ہر نماز کے کہتا خداوندا مین ہستی سے اپنی توبہ کیا ہون
ہستی پر میری ہستی تیری ہویدا ہوئی میری صورت مین تو آئینہ ہووے
اسم کو میرے تیرے اسم مین فنا کر فعل کو میرے فعل مین تیرے خدایا محو کر
صفت کو میری تیری صفت مین پاؤن تو نظر آوے مین نظر نہ آؤن اس
صورت سے اگر کوئی سالک تکرار کریگا ہستی سے اپنی انکار کرے گا نظر
مین اوسکی جلوۂ جمال الٰہی ہو منکشف او سپر اسرار نامتناہی ہو۔ کوئی کہتا
ہے جبتک خلاف نفس نکرے سالک کبھی منزل مقصود کو نہ پہنچے نفس کا
خلاف ضرور ہے اوسی سے ذکر وشغل وریاضت پاس حق کے منظور ہے
نفس کو لذتون سے باز رکھنا ریاضت مین اوقات اپنی ممتاز رکھنا نفس
امارہ وہی ہے جو انسان کو لذتون مین دنیا کی ڈال کر چاہ معصیت

مین ڈبوتا ہے۔ نفس لوامہ وہ ہے جو اول گناہ مین ڈالتا ہے پھر شرمندگی سے
توبہ کرکے روتا ہے نفس مطمئنہ وہ ہے جو طمانیت رب سے اپنے لیار ہے۔
نفس ملہمہ وہ ہے صفات ملکیت اوسپر غالب ہو داد ملکیت دیتا رہے۔
کوئی کہتا ہے مین فیض اقدس کا اور فیض مقدس کا خلاصہ جانتا ہون معنی اوسکے
خوب پہچانتا ہون فیض اقدس تجلی ذاتی ہے جو حضرت علم مین قرار دیتی ہے
اعیان کے تئین پیش از وجود کے فیض مقدس وہ ہے جو تجلیات اسما ہین جو
اعیان کے تئین خارج مین مطابق حضرت علم کے وجود دیتے ہین بود ونمود کے
کوئی کہتا ہے خدا حاضر وناظر ہے مین مردان غیب سے ملا ہون خدمت مین ان کی
رہا ہون تین سو چھپن انسان ہین یہ سب عہدہ داران بارگاہ سبحان ہین۔
تین سو جو انسان ہین ہوا وہوس کے طریقے کو باطل کرتے رہتے ہین سالک
اون کو ابطال کہتے ہین۔ دوسرے چالیس تن ہین کام اونکا جدا ہے اخلاق
ذمیمہ کو اوصاف حمیدہ سے تبدیل کرتے ہین عرف اون کا ابدال ہوا ہے تیسرے
سیاح سات انسان ہین مامور ارادت سبحان ہین کہ دائما محو صفات ذات رحمان
ہین حقیقت اونکی حقیقت مین حق کے فنا ہے حق نے اونکو اپنے پاس سے مرتبہ
تنزل دیا ہے ان نہ انسان مین جو پانچ تن ہین اوتاد ان کا نام ہے اور تین
شخص ہین کہ عرف اونکا غوث و اوتاد و قطب مشہور عام ہے اور ایک انسان ہے کہ
وہ بواسطہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستفیض حضرت وہاب ہے نام

اوسکا قطب الاقطاب ہی قیامت تک فیض اوسکا جاری ہے کہ وہ نایب حضرت
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی حق کا ہر دم باریاب ہے کوئی کہتا ہے مین ثم
انزل کی آیت مدت تک پڑہا ہون برکت سے اوسکی حضرت خضر علیہ السلام سے ملا ہون
کوئی کہتا ہے مین ذکر روحی کیا ہون کلمہ طیب کو زبان بند کرکے روح سے پڑہا ہون عالم
ارواح کا تماشا نظر آتا ہے جو زبان سے کہتا ہون وہ ہو جاتا ہے بار امانت جو حق تعالیٰ
نے سر پر میرے رکھا ہے مطلب اوسکا کون سمجھتا ہے مین بیان کرتا ہون بار امانت
یک محبوب چہاردہ سالہ ہے مقام اوسکا کنار دل کے ہے ناسوت کا سامنا باندہا کہنا
ہی منہ اوسکا جسد م ناسوت سے پھر جائیگا اور دل مین اوترآئیگا جو وہ طبق کا حال
افشا ہوگا عالم علوی اور سفلی کار و بر و آئینہ ہوگا کسیکو خبر نہین کدہر سے
آئے کدہر چلے کسی کو خبر نہین کس لئے آئے تھے کیا کر چلے
عمر تمام ہوئی ناکام ہوے ناحق دو دن مین بدنام ہوے معلوم نہوا آپ سے گذر کر آپکو
پانا کیا ہے معلوم نہوا جان سے انجان ہو کر جان جان ہو جانا کیا ہے ظاہر مین مشیخت
مآب صدر صدور ہے باطن مین مطلب سے کوسون دور رہے عدیم المثل نے پندرہ
برس تک انہین کے نکتہ قال کا عبارت حال رہا انہین کے معنی حال کا صورت قال
ہوا لیکن اوس نور البصر کو منظور نظر کو چشم سر سے پل بھر دیکھا نہ گوش جان سے کلام
بے صوت و صدا سنا۔ پھر قدم ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین
مقام توحید مین رکھا۔ وہان کی محفل کا رنگ اور ہی دیکھا ہر ایک زعم مین

اپنے موحد کہلاتا ہے ہر ایک مسئلہ وحدۃ الوجود مین آپ کو مستثنیٰ پاتا ہے۔
کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکہا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے معلول
و علت سے مبرا ہے منفصل دوسرا ہے لیکن کمالات و صفات سے اپنی مظاہر
مین محدود ہے جیسے مرآت مین عکس کی نمود ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر
کو دیکہا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے لیکن دو ذات دو وجود اوسکو مین نے
پایا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکہا ہے وہ وحدہٗ لاشریک یکتا
ہے ذات اوسکی ایک ہی الا اوسکو دو وجود ہین وہی جانتے ہین جو واقف
اسرار شہود ہین۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکہا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و
یکتا ہے اوسکو ایک وجود ایک ذات سے ظہور کائنات اوسکی آیات صفات
ہی۔ کوئی کہتا ہی مینے نور البصر کو دیکہا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہی صفت اوسکو نہیں ہے
ذات سے اپنی موجود ہے عالم اوسیکا وجود ہے۔ کوئی کہتا ہے مینے نور البصر کو دیکہا ہے
وہ وحدہٗ لاشریک یکتا ہے صورت و جسم سے بری الحق ہے علم اوسکا جملہ اشیاء پر محیط
مطلق ہے۔ کوئی کہتا ہے مینے نور البصر کو دیکہا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے قدیم سے
منفصل عالم سے تہا بعدہٗ عالم سے متحد ہوا ہے جیسے نغمہ مین ظہور صدا کا ہی۔ کوئی کہتا ہے مینے
نور البصر کو دیکہا ہے وہ وحدہٗ لاشریک یکتا ہے ذات اوسکی حلول کرتی ہے ہر اشیاء
مین جیسے روشنی ہے چشم دوسرا مین۔ کوئی کہتا ہی مینے نور البصر کو دیکہا ہی وہ وحدہٗ
لاشریک و یکتا ہی قبل آفرینش عالم کے ذات سے اپنی ایک حال پر مستقل تہا بعد بود کون و مکان کے ذات

وصفات وافعال سے منحصر مظاہر مین ہین اوسیکی شان کے اثر سے جوش
وخروش بحر دہر مین ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکھا ہے
وہ وحدہٗ لاشریک ویکتا ہے ذات اوسکی مطلق موہوم ہے عالم سے جدا ہے
جیسے انفعال ساز وصدا کا ہے قدرت اوسکی ہر شے مین محیط مطلق ہے
ذات اوسکی اعتبار خیال اور ذہن سے موجود الحق ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے
نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک ویکتا ہے اوسکو صفت وترکیب
ہے نہ صورت ہے عارف کو یافت مین اوسکی حیرت ہے آپ ہی عالم بنکر
جلوہ فرما ہے ذات اوسکی فعل عالم کا ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو
دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک ویکتا ہے وجود اوس کا عین وجود واجب الحقیقی
ہوا ہے ممکن کو مجازاً وجود ملا ہے ہرچند عالم متعدد ہے لیکن ذات اوسکی
واحد ہے جیسے آئینہ خانہ ہے اوسمین ایک شخص جلوہ فرما ہے ہر آئینہ مین
عکس اوسی شخص کا نمود ہے شخص موجود ہے اور عکس اوسکا نابود ہے۔ کوئی
کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک ویکتا ہے ذات مین
اوسکی چہار دریاے اعظم عیان ہے اوسی سے ظہور عالم ہیدا و پنہان دریاے
اول خاص اوسی کی شان ہے دریاے دوم حقیقت انسان ہے دریاے سوم
ملکوت کا عالم ہے عالم حرکات وسکنات دریاے چہارم ہے جیسے عکس
خورشید کا پانی مین پانی سے پھر دیوار پر چمکتا ہے دیوار سے دیدہ عالم مین

عکس نما ہے پھر دیدۂ عالم ست دیدۂ حق بین مین اوسکا معاینہ ہے یہ تماشا ارباب صفا کی نظر مین آئینہ ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک یکتا ہے قدرت اوسکی عالم مین ہویدا ہے ذات سے اپنی عرش پر جلوہ فرما ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے بغیر بدایت و نہایت کے ایک حال پر ہے عرش سے فرش تک جملہ ذرات عالم اوسی کا گھر ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے ذات اوسکی سراسر گنج نہان ہے قدرت کاملہ سے باطن مین اپنے عیان ہے۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے عشق اوسکی ذات ہی عالم تمام صفات ہی۔ کوئی کہتا ہے مین نے نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک و یکتا ہے روح اوسکی ذات مطلق ہی قالب اوسکی صفت برحق ہے۔ کوئی کہتا ہے مینے نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک یکتا ہے عقل اوسکی ذات ہے حواس صفات ہے۔ کوئی کہتا ہے مینے نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک یکتا ہے تن عنصری ہمارا اوسیکا وجود مطلق ہے جو صورت عالم مین ہے اوسکی صورت برحق ہے۔ کوئی کہتا ہے مینے نور البصر کو دیکھا ہے وہ وحدہٗ لاشریک یکتا ہی آنکھ مین جو مردم ہے اوسکی تصویر ہی سوا اسکے سب جھوٹی تقریر ہے۔ کوئی کہتا ہی ہوا کی کسکو پہچان ہی ہوا نفس رحمان ہی ہوا مین تمام عالم بھرا عالم مین ہوا ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔ کوئی کہتا ہے خالی کی تمام خدائی ہے نور البصر کی ذات خالی ہی خالی

شان یکتا ہے خالی مین تمام عالم بھرا ہے۔ کوئی نوجوان کہتا ہے یا پیر ہینے لڑکے کی
صورت مین نورالبصر کو دیکھا ہے۔ کوئی کہتا ہے پانی کا ماجرا کما ہی پانا ہے پانی محیط
زمانہ ہے پانی سے حیات جہان ہے پانی سے ثبات کون ومکان ہے پانی کی
ماہیت پانی ہے نورالبصر کی ذات پانی ہے۔ کوئی کہتا ہے سب فسانہ ہے
آدم گندم پر پروانہ ہے اوسکا بھوکا زمانہ ہے اوسی کے واسطے آدم نے جنت
چھوڑی ہے وہ نہ تو کفر ہے نہ اسلام ہے دل ہے نہ دل آرام ہے وہ ہی جان
عالم کا خلاصہ ہی وہی جانتا ہے جو دانا ہے تحقیق خبر ہے وہی نورالبصر ہے۔ کوئی کہتا ہے
سب وہم وخیال ودھوکا ہے نطفہ تخم نہان دوسرا ہے وہی آفرینش کائنات کا
مبدا ہے وہ احدیت ووحدت کا خلاصہ ہے اوسی سے ہیجدہ ہزار عالم پیدا ہے
وہی شان جناب عشق کی ہویدا ہے تحقیق خبر ہے وہی نورالبصر ہے۔ کوئی
کہتا ہے سب سوتے ہین کون بیدار ہے محال یافت اسرار ہے آنکھین تو کھولو
کیا نظر آتا ہے وہ کون ہے جو خواب مین جاتا ہے تحقیق خبر ہے وہی نورالبصر ہے
کوئی کہتا ہے آنکھین موند کر دیکھو تو کیا نظر آتا ہے یعنی اندہیارا دکھلائی دیتا ہے
اوس اندہیارے کو بغیر چشم کے جو دیکھتا ہے اوسی کو دیکھتا ہے تحقیق خبر ہے وہی
نورالبصر ہے۔ کوئی کہتا ہے آنکھو کو اپنی خوب ملکر ہلانا پلکون کو اپنی اوٹھانا اوسمین جوت
کی جھلک نظر آتی ہے وہی شان نورالبصر کی ہے کہ دیدہ مین سماتی ہے۔ کوئی کہتا ہے بغیر
اپنی حق بینی سے نظر جمائے ایک مدت وہی تاک لگائے چند روز مین بات بن آتی

ہوت تارے سے نظر آتی ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔ کوئی کہتا ہی اوپر نظر کرکے درمیان دو ابرو کے ٹکٹکی باندہو چند روز تو تصور کرو ایک چاند سر پر نظر آتا ہے لمحہ مین نظر سے گذر جاتا ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔ کوئی کہتا ہی شب ماہ مین بلندی پر آئے سایہ سے اپنے نظر اڑائے پھر سوے آسمان گردن اوٹھائے ایک نور مجسم نظر آتا ہے لمحہ مین نظر سے گذر جاتا ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔ کوئی کہتا ہے ہوش اپنا بجا رکھتا ہوا کی سمت نظر جانا چوگان کی شکل موتیون کا خوشہ دکھلائی دیتا ہے پھر لمحہ مین غایب ہو جاتا ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے۔ کوئی کہتا ہے حجرۂ تاریک سنبھالے بیٹھے گردن نہوڑائے قلب پہ ٹکٹکی لگائے وہان اپنے تئین صاف بھلوائیے بجلی کی صورت یک تجلی قلب پر غیب سے پیدا ہوتی ہے اہل نظر کی عقل کھوتی ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہے کوئی کہتا ہے نصف شب کو اوٹھکر گوش و بینی مین انگشت رکھکر بیٹھنا رمز اصول صدا کو پانا ہے کلام بے صوت سے مالا مال گویا زمانہ ہے تین وضع سے صدا مطلق آتی ہے جہان سے جہان سے تان سے صورت بتلاتی ہے تحقیق خبر ہے وہی نور البصر ہی۔ کوئی کہتا ہے بندہ زمرے مین عارفون کے داخل ہے تکرار کا میری عالم قایل ہی خارج مین نور البصر کا ظہور ہی عیان ہر سو خارج مین اوسیکا نور ہی۔ کوئی کہتا ہے خارج میری سب سے گفتگو ہی داخل مین نور البصر کا جلوہ روبرو ہے۔ کوئی کہتا ہے مرتبہ تنزیہ کو مین نے پہچانا ہی آپ سے خارج نور البصر کو مین نے نہین دیکھا ہی۔ کوئی کہتا ہی مین نے

مقام تشبیہ کو پایا ہی آپ سے خارج جلوہ نور البصر کا دیکھا ہی۔ کوئی کہتا ہی عقیدہ تمام عالم کا صحیح وہم وگمان ہے میری سمجھ کے روبرو عالم جاہل ہی عارف نادان ہی بدیع کی قسم دیکھو تو آسمان عالم کو گھیرا ہوا ہی آسمان عالم کی نشو نما ہی آسمان محیط جہان ہی آسمان سے بناے انس و جان ہی آسمان نور البصر کی ذات ہی عالم تمام اوسی کی صفات ہی۔ کوئی کہتا ہے عقیدہ جملہ اہل تصوف کا باطل ہی حق کہتا ہون مجھے حقایق مین دستگاہ کامل ہی آفتاب پرست ہون نشہ می مشاہدہ آفتاب سے مست ہون آفتاب کو گھورتا رہتا ہون آفتاب کو مبدع کائنات سمجھتا ہون آفتاب سے جملہ معدنات نباتات حیوانات کا ظہور ہی آفتاب سے دیدہ عالم پر نور ہے آفتاب نہو تو عالم ظلمات ہی آفتاب سے کائنات کی کائنات ہی تحقیق خبر ہے آفتاب نور البصر ہے۔ **کسی کو خبر نہین کدھر سے آئے تھے کدھر چلے** کسی کو خبر نہین کس لیے آئے تھے کیا کر چلے عمر تمام ہوئی ناکام ہوے ناحق دو دن مین بدنام ہوے معلوم نہوا آپ سے گذر کر آپکو پانا کیا ہے معلوم نہوا جان سے انجان ہو کر جان جان ہو جانا کیا ہے ظاہر مین شیخت مآب صدر صدور رہے باطن مین غفلت یاب مطلب سے کوسون دور رہے عدیم المثل نے پندرہ برس تک اونہین کے نکتہ قال کا عبارت حال رہا اور انہین کے معنی حال کا صورت قال ہوا لیکن اس نور البصر کو منظور نظر کو چشم سر سے پل بھر دیکھا نہ گوش جان سے کلام بے صوت و صدا سنا۔ فہرست جریدہ کمالات الحال مین تحریر ہے عنوان صحیفہ نہایات الوصال مین تفسیر ہے۔ جب عدیم المثل کو چمنستان دنیا سے سرابستان عقبیٰ سے ثمرہ مراد بدست نہوا اور کہین پتا

گل ریاض معانی کا نہ پایا ثمرہ بے برگی کا بار نظر آنے لگا شگوفہ ہوا خواہون کے خار جانکر ہر روش سے قدم ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین آگے بڑھایا مراقبہ صوری نے روبرو سر جھکا ملاقی ہوا کہا ای عدیم المثل سنو تو ایک حکایت ہے عجیب و غریب روایت ہی مین نے ایکدن کلبہ احزان جہل سے فضاے دلکشای فہم مین جو چلا گیا دیکھا تو عجیب و غریب بستی ہی خلقت کثرت سے بستی ہی مینے اسم اوسکا باشندون سے دریافت کیا ہر ایک نے نام اوس نواح کا علحدہ بتلایا کسینے کہا ناسوت اسکا نام کسینے کہا اس بستی کا عرف عالم اجسام ہے کسی نے کہا اسکو عالم مجاز کہتے ہین۔ کسی نے کہا اوسکو مقام کثرت کہتے ہین کسینے کہا ہم اوسکو مقام شریعت کہتے ہین کسینے کہا ہم اوسکو عالم شہادت کہتے ہین کسینے کہا ہم اوسکو عالم محسوس پکارا ہے۔ کسینے کہا ہم نے اوسکو مقام دانش کہا ہے۔ کسی نے کہا ہم اوس جگہہ کو دنیا جانتے ہین۔ کسینے کہا اس سرحد کو عالم عیان پہچانتے ہین کسینے کہا ہم اوسکو عالم بیداری کہتے ہین۔ کسینے کہا ہم اسکو عالم جوارح کہتے رہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم ملک کہا کرتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو مزرعة الآخرہ پکارا کرتے ہین۔ کسی نے کہا یہہ عالم امتیاز ہے۔ کسی نے کہا یہہ مقام نیاز ہے باشندہ یہان کا جو پرہیز نواہی سے دواے درد شرک و معصیت سمجھکر کرتا ہے اور تابع امور الٰہی کا معجون شفاے ضعف ایمان و ایقان جانکر ہوا ہے تو انائی یقین عرفان

مین حاصل ہوتی ہی یہان سے قدم آگے بڑہاتا ہے رفتہ رفتہ علم ملکوت
مین چلا جاتا ہی مین نے وہان کے ہر ہر ساکن سے جلیس ہوا کلمات طیبات
سے اونکے بہرہ ور ہوتا رہا کسی نے کہا ذات حق سبحانہ تعالیٰ کی
عدیم المثل بے ہمتا ہے حلول واتحاد کیف وکم عرض وجوہر ضد ونِد سے مبّرا ہی
داخل نہ خارج متصل نہ منفصل دوسرا ہے احاطہ سے فہم کے باہر اسقاط الاضافات
بیچون وچرا ہے خلقت کو ذات سے اوسکی ایسی معیت ہی جیسے اشکال کو موم کے
ساتھ نسبت ہی جیسے ظروف کو گل سے رابطہ ہے اور خیالات کو دل سے واسطہ ہے
سیاہی سے جسطرح حروف عیان ہے دریا سے جسقدر موج روان ہے زبان سے جس
نہج پر سخن نمایان ہے ویسے خلقت ذات سے حق کے جلوہ کنان ہے یہان سمجھدار کی
موت ہی صوفیان خام کا مطلب فوت ہی جو موحد مبتدی مقام توحید مین قدم رکھا
ہی ہمہ منم کہتا ہے نزدیک اوسکے ذات وصفات وافعال واسما ایک ہی قریب ہے
نہ بعید ہے بد ہے نہ نیک ہی جو موحد متوسط ہے ہمہ اوست کا دم مارتا ہے وہ بھی غلط
عظیم مین پڑا ہے حفظ مراتب سے وہ بھی دور ہے نظر مین اوسکی برابر ظلمت و نور ہے
نجاست و لطافت کو ایک جانتا ہے خیر وشر کو متحد پہچانتا ہی مجبوری اور مختاری کا نزدیک
اوسکے ایک ڈہنگ ہی تقدیر اور تدبیر ذہن مین اوسکے ہمرنگ ہی جو موحد منتہی ہوا ہے
غایت توحید کو پہنچا ہے ترقی حالت سے کمال وحدانیت سے اوسکو مکاشفہ ہوا ہی
مرتبہ نفی واثبات کو حاصل کیا ہے فنا اور بقا کا معاملہ نظر آیا ہے جامع حقایق و معرفت،

علم اللہ ناصر تجلیات نامکرر ہوا ہی قرآن مجید احادیث حمید کے موافق اوسکا عقیدہ ہے
صوفیان عظام مشائخان کرام کی روش کا پیرو رہتا ہی سمجھتا ہے ذات اوسکی عین صفات
نہ غیر صفات ہی صفات اوسکی غیر ذات نہ عین ذات ہی صفت اوسکی عین اسم نہ غیر
اسم مقرر ہے اسم اوسکا نہ عین مظہر نہ غیر مظہر ہے جانتا ہے کہ جو ذات منقطع الاشارات
اسقاط الاضافات ذات محض مطلق ہے ظہور اوسکی صفات و اسما کا خلقت برحق ہے
جیسے خالق اوسکا نام ہے مخلوق مظہر اسم و صفات و ذات خالق لاکلام ہی جیسے قہار
اوسکا نام ہی مقہور مظہر اسم و صفات و ذات قہار علی الدوام ہے پس مظہر صفت
معز اوسکی عزیزان ہین مظہر صفت غفاری اوسکی مغفوران ہین مظہر صفت ضلالت
اوسکی کافران و منافقان و اہل بدعت و مشرکان ہین مظہر صفت ہدایت اوسکی
انبیا و اولیا و شہیدان و عالمان و عارفان ہین جیسے پانی نے چاہا کہ لذت رنگ
برنگ کی ذات سے اپنی عیان ہو شقایق و ریاحین و نسترن و نسرین جلوہ کنان ہو
پس پانی تمام نباتات مین روان ہوا ظہور قدرت منشاء آب عیان ہوا شجر و شاخ و
گل و اثمار کا ظہور ہوا شہرہ لذات اثمار کا اور گلون کی رنگ و بو کا نزدیک و دور
ہوا پس مظہر آب نباتات ہی مظہر نباتات شاخ و برگ نوادرات ہی مظہر شاخ و برگ
گل و اثمار ہے اور پوست و خار ہے آب اصل ہے فرع تمام ہے کامل وہ ہی لاکلام ہے
جو فرق درمیان لذت اثمار اور مضرت خار جانے امتیاز مابین نیشکر اور زہر ہلاہل
کیا کرے ہر چند دونون کا پانی سے ظہور ہے خار ظلمت ہی گل نور ہے ایسا ہی ذات

او تعالیٰ شانہ کی بینایات ہی عالم نباتات ہی ظہور صفت اوسکا جو شجر ہے وہ
وجود آدمی ہے شاخ و برگ حواس ظاہری و باطنی ہے گل و اثمار افعال خیر اوصاف
حمیدہ ہے پوست و خار افعال شر اخلاق ذمیمہ ہے ظہور ان سب کا بجز ذات کے
محال ہے لیکن جو صاحب کمال ہے وہی جانتا ہے پھول سے کنایہ ہدایت و راحت
و منفعت ہی خار سے اشارہ ضلالت و محنت و مضرت ہے پھول اطاعت امر
الٰہی ہے خار عصیان نواہی ہے پھول حقیقت انسان ہے خار سیرت شیطانی ہے
پھول لطافت ہی خار نجاست ہی پھول روشنی ہی خار تاریکی ہے خار دوری ہے
پھول نزدیکی ہے۔ کَمَا قَالَ اللہُ تَعَالیٰ وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ وَ لَا الظُّلُمٰتُ
وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ عاقل کو اشارہ کافی
ہی غافل کو دم واپسین تک جھگڑا باقی ہے کسی نے کہا حقیقت جناب
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مشترک درمیان عبودیت و ربوبیت
کی ہے آئینہ مابین وجود مطلق اوصاف بشریت کی ہے اگر ذات پاک کو منسوب
الٰہیت سے کرین حق ہے اگر موصوف اوصاف بشریت سے کرین راست مطلق
ہی کیونکہ ذات پاک آپکی جامع ذات و صفات و اسماے الٰہی ہے منبع اعتبارات کیانی
ہی آپ ہی کا ظہور واسطہ وجود و عدم کا ہوا آپ ہی کی ذات سے رابطہ حدوث و قدم
نے پایا مرتبہ غیب مین ذات آپکی منیب و حاکم و فاعل ہے مقام شہود مین نشان
آپکی بار نیابت کی حامل ہی آپ ہی کی شان تجلی اول و تعین اول کا نفس کل

قلم اعلیٰ ہے آپ ہی کی شان روح مطلق دل مطلق جسم مطلق حد فاصل برزخ کبریٰ
ہی محقق چہار اعتبارات سے جو وجود علم نور شہود ہین آپ ہی کو منصف جانتے
ہین آپ ہی کو آمر و مامور اور خلاصہ انسانی پہچانتے ہین اسیواسطے جب آپ پر
آثار عبودیت کا غلبہ ہوتا اوسوقت جو کلام معجز نظام فرماتے سمجھتے اوسکو یہ حدیث
شریف ہی تعلیم اُمت ضعیف ہے اور جب انوار ربوبیت کا غلبہ ہوتا اوسدم جو
کچھ فرماتے جانتے اوسکو بیشک یہ کلام حق ہے ظہور نتایج اسرار مطلق ہی مابین
اسرار عبودیت کے اور انوار ربوبیت کے جو قوت علمیہ کی صورت ہے وہ
جبرئیل کی حقیقت ہی وہی ایک سخن قدس کو کسی نے کہا یہ کلام عربؐ ہی
کسی نے یہ پیام رب ہی مطلب کی بات کسی کی سمجھ مین نہ آئی احمدؐ و احد
کی رمز کسینے نپائی مَن رَّاٰنِی فَقَد رَاَ الحَقَّ کی شرح یہ مختصر ہے اَنَا بَشَرٌ مِّنَ البَشَرِ
کی تفسیر معتبر ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَمَولَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا وَمَولَانَا
مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ کسی نے کہا اسرار تصوف کسی کو معلوم کب ہی جناب مظہر العجایب
علی ابن ابیطالب نے فرمایا مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کا یہ مطلب جسنے
آپکو سمجھا خداکو پایا آپ کو دیکھا خداکو دیکھا جانتا ہون شان میری سراسر نیست و نابود
ہے ظہور ذات و صفات و اسماے حق مجھ مین موجود ہے اول مجکو حق نے صورت
نطفہ پیدا کیا پھر عَلَقہ اور مُضغہ بنایا اوسپر لباس استخوان اور گوشت کا پہنایا
پھر مصداق نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِی کی روح کو اوسمین داخل کیا نام میرا انسان

رکھا جب مین نے حد بلوغت کو پہنچا حق نے ذہن رسا عطا کیا آپ کو مین نے
سراپا آئینہ اوصاف ذات وصفات واسما پایا تفصیل پر جب نظر پڑی اصول
کو جانے ندیا زبان کو مظہر کلیم کہا گوش کو مظہر سمیع کا جانا دیدہ کو مظہر بصیر کا دیکھا
جسم کو مظہر تدبیر کا پہچانا دل کو مظہر علیم کا پایا فعل کو مظہر مرید کا سمجھا جان کو مصدر
حی کا جانا آسمان کو سمجھا بدیع کا ظہور ہے زمین کو پایا عدل کی مظہر ضرور ہے خلقت
میری ظہور خالق ہے اکل و شرب میرا ظہور رازق ہے سخاوت میری معطی کا
ظہور ہے بخل میرا قابض کا مصدر مشہور ہے عداوت میری ظہور قہار ہے
اُنست میری ودود کا اظہار ہے مجھسے جو نجاست دور ہوتی ہے دافع کا ظہور
ضرور ہے مجھ مین جو طہارت ہے طاہر کا ظہور ہے مین جو نفع رسا ہون نافع کا
ظہور ہوا ہے مین جو نقصان پذیرہ ہون ظہور ضار کا ہے مجھ مین جو عزت ہی عزیز
کا ظہور جانا جب ذلت ہوئی خافض کا ظہور سمجھا جہل کو اپنی مُضل کا ظہور پایا
ہدایت کو ہادی کا ظہور سمجھا جب خیال۔ قیاس و فکر و حواس سے دل مین اپنے
صنعتین گوناگون دیکھین صانع کا ظہور سمجھہ مین آیا جب عیش و نشاط لذات
و راحتین بوقلمون پائین باسط کا ظہور نظر مین آیا منہہ پر کہتا ہون نشان میری
صورت آیتہ ہے ظہور اسماء صفات و ذات مجھ مین ہر آئینہ ہے مین جو کہتا ہون
موجود کا ظہور ہے عاقل کو اشارہ بس ہے تطویل کلام نامنظوری ہے۔ کسی نے
کہا فرمایا خواجہ حسن بصری نے خلاصہ تمام علم سماوی وارضی کا ایک بات ہے

باقی تاویل وحکایات ہے جو خطاے عظیم کہ انسان سے صدور ہو گناہ صغیرہ ہی آپ کو نہ پہچاننا گناہ کبیرہ ہے۔ کسی نے کہا فرمایا عبد الواحد بن زید نے پردہ کی بات ہے در پردہ گھات ہے مابین عبد ورب کے جو حایل پردہ ہے جس سے عبد کو رب سے فراق حاصل ہوا ہے وہ پردہ محض اسم بے مسمی ہے صورت مین آب ہی معنی سراب کا نقشہ ہے یہہ لطیفہ بہت باریک تر ہے اسپر جو نہ سمجھے تقدیر کا چکر ہے۔ کسی نے کہا فرمایا فضیل بن عیاض نے علامت شناخت ابلیس یہہ ہے جو بظاہر عابد متقی کاسب شاغل ہو علم سماوی وارضی پڑہکر فاضل ہو تارک الدنیا ہو موصوف بافعال خجستہ ہو لیکن آدم کو فقط مٹی کا پتلا سمجھے اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ کا مطلب نپاوے صورت مین معروف باوصاف جمیل ہے معنی مین راندۂ درگاہ رب جلیل ہے ہرچند ظاہر مین انسان ہے باطن مین وہ شیطان ہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ ابراہیم ادہم نے آدم کو ملایک نے سجدہ اسلیے کیا ہے وہ اسم پڑہا کرتے ہین یہہ مسمی کو دیکھا کرتا ہے ملایک کی غذا اور زیست تسبیح وتہلیل ہے اگر ذرا زبان مین لکنت ہو موت انسان کی غذا اور زیست مشاہدہ ہے اگر ذرا پلک جھپکی فوت ہے کسی نے کہا فرمایا خواجہ حذیفۃ المرعشی نے غلط ہے جو کہتے ہین عالم سے آدم پیدا ہوا ہی سوچو تو آدم سے ہر دم عالم نیا پیدا ہوتا ہے آدم دریا ہے عالم حباب ہی آدم آپ ہی عالم سراب ہے

آدم نور دیدہ وجود عالم ہے ظہور پر تو وجود آدم سے ہے آدم کی شان مین حق نے
فرمایا ہے حدیث قدسی یَا اٰدَمُ خَلَقْتُ الْاَشْیَآءَ لَکَ وَ خَلَقْتُکَ لِیْ آدم نے
خطاب حق سے پایا ہے حدیث لَایَسعنی فِی اَرضِی وَلَا سَمَائِی ولکن یسعنی
فِی الْقَلْبِ عَبْدِ الْمُومن التقی النقی آدم کا وصف حضرت نے کیا ہے حدیث
قلب المومن اکبر من العرش واوسع من الکرسی وافضل من ما خلق اللہ تعالےٰ
جسنے آدم کو دیدۂ دل سے دیکھا ہے اوسنے جمال ذوالجلال کو دیکھا ہی قال
رسول اللہ علیہ وسلم قَلْبُ الْمُؤمِنِ مِرْآتُ الرَّبِّ کسی نے کہا فرمایا
خواجہ امین الدین ابوہیرۃ البصری نے بات سمجھنے کی ہے جبتک
آدمی بھول مین ہی عالم حق مین اوسکے گنج مخفی ہے جسدم آپ کو سمجھے گا ایک
جہان وسیع نظر آئے گا جہان عرش فرش پا انداز ہے ناز عین نیاز ہے موت
عین حیات صفات عین ذات ہے فراق عین وصال ہے پردہ عین جمال
ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ ممشاد علوی دینوری نے آدم کی
شہرگ سے نزدیک سوا آدم کے دوسرا کوئی نہین ہے دوسرا مین اس سے
لطیف تر لطیفہ کوئی نہین ہی وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ کی یہی تفسیر
ہی باقی وقت ضایع کرنے کی تقریر ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ
شمس الدین ابوالاسحاق چشتی نے سیر الی اللہ وہ ہے
جو ذرات عالم مین شان حق کی مشاہدہ کرنا حجابات اوکو دور کرکے نتائج اسرار مطلق

کا معاینہ کرنا۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ ابواحمد ابدال چشتی نے
سیر فی اللہ وہ ہے جو شان مین حق کی ذات عالم کا معاینہ کرنا وجود حق مین وجود
عالم کو پایا کرنا۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ نصیر الدین ابو محمد چشتی نے
قرب نوافل وہ ہے جو حقیقت بندے کی آلہ کے مقابل ہووے حق اوسکا فاعل
ہووے یعنی حقیقت بندے کی فانی صورت نی ہووے باقی ذات حق کی نائی ہووے
کسی نے کہا فرمایا خواجہ ناصح الدین یوسف چشتی نے
قرب فرایض وہ ہے جو فاعل بندہ ہو جاوے حق اوسکا آلہ ہو جاوے یہ مرتبہ محبوبیت
کا ہے کب کسی کی سمجھ مین آتا ہے وقت وصال کے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے جو محبوب
عاشق ہو جاتا ہے عاشق معشوق آپکو پاتا ہے یہ ناز ونیاز کی تکرار ہے یہ حسن و
عشق کا اسرار ہے وہی جانتا ہے جو واصل ہے جسکو مرتبہ قدس وسلام حاصل ہے
کسی نے کہا فرمایا خواجہ قطب الدین مودود چشتی نے مقام صحوہ وہ ہے
جو عارف بظاہر ماسوائے اشاغل رہے باطن مین حق سے واصل رہے صورت مین
خلقت کو دیکھا کرے معنی مین حق کا معاینہ کرے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ
شریف الدین زندانی چشتی نے مقام سکر وہ ہے جو عارف ظاہر و باطن
محو ذات مطلق رہے ہستی موہوم بشری فنا ہو باقی حق رہے۔ کسی نے کہا فرمایا
خواجہ عثمان ہارونی چشتی نے مقام جمع وہ ہے جو اسماے صفات بیچ
نظر اٹھ جاے حجاب تعیناتی اعیانی و اعتبارات کیانی بیچ نہ آسے ذات

مین حق کی سمائے آپ مین کبھی بھول کے نہ آئے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ خواجگان خواجہ معین الملتہ والدین سنجری چشتی نے مقام جمع الجمع وہ ہے جو عالم کو ظہور اسماو صفات حق جانا کرے مصنوعات مین صانع کو دیکھا کرے آنکھون کو تجلیات کے مشاہدہ سے پر نور کرتا رہے اضافات ماسوا کو دور کرتا رہے کفر کو جلال کا ظہور سمجھے اسلام کو جمال کا نور سمجھے ظہور اسم ہادی کا جو ہدایت ہی پیرو رہا کرے پرتو مضل سے جو ضلالت ہے آپکو دور رکھا کرے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے مقام وجودیہ وہ ہی جو عارف وجود عالم کو ایک وجود مطلق جانے سوائے ذات حق کے دوسرا مین دوسرے کی بود نمانے۔ کسی نے فرمایا خواجہ شیخ فریدالدین شکرگنج چشتی نے مقام شہودیہ وہ ہے جو ذات عالم کو آئینہ خانہ جانے حرکات و سکنات عالم کو عکس وجود حق پہچانے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ نظام الدین محبوب الحق چشتی نے زمرہ مین ارباب صفا کے وہ شخص صوفی ہی جسکے دماغ جان تک بوے نشۂ ہستی یکدست نہین پہنچی ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ سراج الدین اخی چشتی نے۔ افشار از ہے مقام احدیت بے تمیزی وحدت امتیاز ہے جو کچھ امتیاز مین آتا ہے نام اوسکا واحدیت کہلاتا ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ حمید الدین چشتی نے تعلقات ہستی سے دور رہنے کی یہی صورت ہے جو تعلق ہو اوسے تعلقات ماسوا اللہ بجالانے کیا

اچھی حکمت ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ جمال الدین سبحاوندی چشتی
نے عبد کو رب سے غایت قرب کی حاصل ہے وہی جانتاہے جو
انسان کامل ہے جیسے سرمہ جبتک میل پر ہے عیان نظر آتا ہے جب آنکھہ مین
پہنا یا جاے کہان نظر آتا ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ انیس الدین چشتی
نے جسکو حیات کہتے ہین وہ موت ہے جس سے یافت حق کا مطلب فوت
ہی مراد موت سے صفت جوانیت سے گذر جاتاہے کنایہ مرکز زندہ ہونے سے
بقاحق کی بقا سے پاتاہے اشارہ حشر سے ہنگامہ تجلیات گوناگون کا دیکھا
ہے وہی جانتاہے جو عارف دم مشاہدہ مرکر جیتاہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ
ہاسوی چشتی نے علامت بینائی کی نابینائی ہے معرفت شناسائی کی
ناشناسائی ہے دیدہ جسکا وقت مشاہدہ کے عین مشاہدہ مین مشاہدہ سے
بازرہنا سمجھنے کی بات ہے وہی موحد ہے دروازہ اوسپر توحید کا ابدا بازرہا کسی نے
فرمایا خواجہ یوسف بری چشتی نے بعض عارف جو کہتے ہین ابلیس بڑا عاشق
صادق تھا جو سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ نکیا بار لعنت سر پر اوٹھا لیا بیشک
عاشق موحد بے مثل دیکھتا تھا جو کہا رحمت بھی تیری ہے لعنت بھی تیری ہے
جس سے خلقت بھاگتی ہے وہ مجکو قبول ہے جسمین تیری رضا وسمین میرا
مطلب حصول ہے جاننا چاہیے کہ سراسر فہم مین اون کے خطا ہے۔ مخبر
صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے خلاف اون کا عقیدہ ہی عاشق

کو نافرمانی سے کیا علاقہ ہے موحد بھی کہین دوسرے کو موجود جانتا ہی موحد
کو دوسرا کب نظر آتا ہے موحد وہ ہے جسکو ہر شان مین رب نظر آتا ہی
یہہ نہ سمجھا کہ لعنت سے کنایہ بعدیت کا ہے عاشق کو دوری کب گوارا ہے
رحمت سے اشارہ قرب کا ہے عاشق قرب کے لیے جان دیتا ہے جیسے پتھر
مارنے سے مراد دور چلانا ہے پھول پھینکنے سے مراد نزدیک بلانا ہے ہرچند
پھول اور پتھر کی زد معشوق کے ہاتھ سے ہے لیکن یہان تامل وانصاف
طلب ارباب اشارات سے ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ داؤد چشتی نے
اگر کسیکو عبادت ادعیہ واسما واذکار سے ریاضات ومجاہدات وافکار سے سیر
ہفت آسمان وزمین عرش وکرسی لوح وقلم بہشت ودوزخ میسر ہوا اور حکم اوسکا
عالم جمادات ونباتات وحیوانات پر روان اگر ہو محض بیفایدہ ہے سیر بیہودہ ہے
اوسکو مطلق اعتبار نہین ہے جو چیز کہ اللہ نے پیدا کی ہے ایکدن فنا ہے قیام
اوسکو زنہار نہین ہے محققون نے اوسکو عالم صغری کہا ہے کہ یہہ مین مطلوب
نہین ماسوا ہے۔ کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اَلدُّنْیَا حَرَامٌ
عَلٰی اَہْلِ الْاٰخِرَۃِ وَالْاٰخِرَۃُ حَرَامٌ عَلٰی اَہْلِ الدُّنْیَا وَہُمَا حَرَامَانِ عَلٰی اَہْلِ اللّٰہِ قال
النبی علیہ الصلوۃ والسلام ما شغلک عن اللہ فہو صنمک قولہ حسنات الابرار
سیأت المقربین مرد کامل وہ ہے جو روز مجاہدہ سے ذوق مشاہدہ سے علم
اللہ معرفت حقایق ومعاینہ تجلیات حاصل کرے سیر روحانیت مین محظوظ

سے ہے کلام بے صوت وصدا سماعت کرے مقام لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِي
فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ کا مقیم ہوا کرے اسکو سیر عالم کبریٰ کہتے ہین
جو فضلہ خوار بادۂ طہور ساقی کوثر ہین سکر مین اوسکے بیہوش رہتے ہین
کسی نے کہا فرمایا خواجہ دانیال چشتی نے شربت تصوف جو جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے اپنی امت کے تیار کیا ہے
جسکے پینے سے غم دنیا وعقبیٰ فراموش ہوتا ہے ابلیس نے اوسمین حنظل
خلاف عقاید شرع شریف شریک کیا ہے حقایق مین آمیز اکثر مسئلہ فلاسفہ
ہی جس سے حفظ مراتب ذہن سے صوفی خام کے اوٹھ جاتا ہے جو کہتا ہے
شریعت اور ہے اور طریقت اور ہے خلوص وتسلیم ورضا اوسکو حاصل
نہین ہے اداے حقوق فرایض وسنن ونوافل کا قایل نہین ہے۔ اَللّٰهُمَّ
احْفَظْنَا مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ کما قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذَا رَأَيْتُمْ
رَجُلًا يَمْشِي فِي الْبَحْرِ وَيَطِيرُ فِي الْهَوَاءِ وَيَتْرُكُ فَرْضًا مِنَ الْفَرَائِضِ اَوْ سُنَّةً مِنْ سُنَنِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ۔ کسی نے فرمایا خواجہ بایزید متوکل چشتی نے مراد
عشق مجازی سے یہ ہے کہ انسان شاہد روح پرستیدا ہو حسن پر روح کے آشفتہ
ہوکہ حسن اوسکا حسن حور وملک وپری سے دو بالا ہے شان مین اوس کی
حق تعالیٰ نے اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً فرمایا ہے اوسی کو خطاب حَمَلَهَا الْإِنْسَانُ
کا ہوا ہے اوسی کی طرف فخلقت الاعرف کا اشارہ ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ

فِی اَحْسَنِ تَقْوِیْم کا اسی کی بود و نمود پر کنایہ ہے مظہر ذات و صفات الٰہی یہی ہے مصدر جلوۂ اسرار نا متناہی یہی ہے یہی آئینہ شان یزدان ہے اسی مین صورت حسن و عشق کی نمایان ہے اسی کے عشق کا نام شغل عشق مجازی ہے یہی زینہ نام عشق حقیقی ہے اسکو جسنے پایا اوسنے حق کو پایا ہے اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَۃِ کا یہی خلاصہ ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ پیر شاہ محمد لکھنوی چشتی نے موحد عام وہ ہے جو علم الیقین اوسکو کامل ہو مشاہدہ انوار صفات اللہ اوس کو حاصل ہو اور موحد خاص وہ ہے جو مرتبہ عین الیقین حاصل کیا ہو اسرار ذات الٰہی جلوۂ تجلیات نا متناہی کا اوسکو مکاشفہ ہو اور موحد خاص الخاص وہ ہے جو حق الیقین کو پایا ہو عاجزی و ضعیفی یافت کُنہِ ذات حق مین اوسکو پیدا ہوا اسلئے کہ بجز موت کے وصال حق محال ہے عبد کی موت کا نام رب کا وصال ہے مَنْ کَانَ یَرْجُوا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ کا یہی اشارہ ہے وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْن کا یہی خلاصہ ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ سر شاہ کریم سلونی چشتی نے انسان کامل وہ ہے جو بیدار اوسکی معاینہ حق ہو خواب اوس کا استغراق مکاشفہ اسرار مطلق ہو خموشی اوسکی منکر ہو گویائی اوسکی ذکر ندا اوسکی نظارہ و آثار لوارق لمعات جمال الٰہی ہو متاع اوسکی ذوق تجلیات گوناگون و نتایج اسرار حقایق نامتناہی ہو۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ سر شاہ عطا چشتی

سے نے حالت استغراق دو رنگ پر ہے غلبہ شوق سے یا مشاہدہ کے ڈہنگ پر
ہے اگر غلبہ شوق سے ہو مبتدی ہے اگر غلبہ مشاہدہ سے ہو منتہی ہے کیونکہ شوق
نشان دوری ہے مشاہدہ علامت حضوری ہے استغراق بے معرفت و علم اللہ
سے خیالات فاسدہ و اوہام باطلہ پیدا ہوتے ہین مخالف شرع شریف اوسکا
نتیجہ ہے استغراق مشاہدہ سے علم اللہ و ذوق طاعت و تسلیم و رضا ہویدا ہوتی ہے
کہ عبادت و انقیاد امر الٰہی و اجتناب نواہی نتیجہ اوسکا ہے۔ کسی نے فرمایا خواجہ
پیر شاہ اشرف المشرف چشتی نے بار امانت جو آدم نے سر اپنے
اوٹھایا ہے وہ سر انا ہے اسلیے ہر فرد بشر کو انانیت کا دعوی ہے جو ہر یک کی
زبان سے لفظ مین کا نکلتا ہے لیکن یہان تامل ہے کہ لفظ انا کا ایک ہے
افراط و تفریط اضافت ما و شما کی جو مغاریت ہے اوسمین بد ہے اگر حجاب
تعینات موہومہ جو غلبہ و فور کثرت سے پیدا ہوتے ہین اوٹھ جاوے جملہ وجود
کو ایک وجود پاوے وہ انا خاص صداے احد ہے آگے اوسکے جملہ دلیل باطل
ہے تکرار لاحاصل ہے۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ پیر شاہ اقدس مقدس
چشتی نے زہد بغیر علم کے نقصان ایمان ہے علم بے معرفت کے قالب
بے جان ہے معرفت بغیر مکاشفہ کے بے مغز بادام ہے مکاشفہ بغیر خود فراموشی
کے حرام مادام ہے یہ نکتہ خلاصہ معرفت و ایقان ہے نتیجہ عرفان فراموشی عرفان
ہے کفر یافت توحید ہے توحید نسیانی توحید ہے فرض ذوق مشاہدہ شاہد معنی مین

آپ سے گذر جانا ہے سنت اظہار اسرار شاہد معنی کے لیے بہر صورت آپ مین آتا ہے
کسی نے فرمایا خواجہ شاہ شجاع الحق الحقانی چشتی نے جوینده خدا ہر
کہین نظر آتا ہی جوینده آدم عالم مین عنقا ہے سنو تو عجیب غریب لطیفہ ہی من عرف
نفسہٗ فقد عرف ربہٗ کا خلاصہ ہی دماغ کو اپنے سراسر عرش جانتا ہون کرسی کو کلا
پاتا ہون لوح میری زبان اللہ ہے قلم میری لسان غیب ہے آسمان اول گردن ہی
آسمان دوم ذقن ہے آسمان سوم میرا دہان ہے بینی چہارم آسمان ہی آسمان پنجم
دیده ہے آسمان ششم ناصیہ ہے آسمان ہفتم کام ہے جنت عیش و آرام ہے
دوزخ رنج و آزار ہے پلصراط دم کا تار ہے میزان اندیشہ خیر و شر کا مشہور ہے
رعد صدائے پر شور ہے نگاه برق ہے او سمین کیا فرق ہی زحل دل مشتری کلیجہ
مریخ پھوکنا آفتاب تلی زہره پتا ہے عطارد پرده دماغ قمر حس مشترک برجا ہے
حمل کان ثور حلق جوزه ہاتھ سرطان پستان ہی اسد معده سنبلہ انٹریان میزان ہین
ناف عقرب نفس قوس ابرو جدی شانہ حوت مچھلی دلو کف دست دیکھو تو عیان
ہی زمین اول سینہ ہی زمین دوم شکم میرا ہے زمین سوم میری کمر ہے زمین چہارم
ران سراسر ہے زمین پنجم گھٹنا میرا ہے زمین ششم ساق ہویدا ہے زمین ہفتم قدم
ہی گاو حرص بیم ہے پائے انسید پانی ہے دریافت ماہی ہے خواب و بیداری موت و
حیات ہین استخوان جبال ہین نباتات بال ہین جو رگین ہین وه نہرین ہین درخت
حواس عبادت اساس ہین اندیشہ و قیاس ہین جو موسم بارش اعد گرما سرما ہی

وہ میری طفلگی وجوانی وضعیفی کا سامنا ہے ہیجدہ ہزار عالم خیالات گوناگون ہین
تصورات بوقلمون ہین بندہ یہین مین جو کہتا ہے وہ ذات کا منشا ہے۔ مین مصنف
نسخہ سراپا ے عالم ہون مین ہی مصور تصویر روح قالب آدم ہون جسنے مجھکو سمجھا
اوسنے خداکو پایا مجھسے نہ ملکر لوگ دیر مین سرداں ہین مجھسے نہ ملکر لوگ حرم
مین حیران ہین مین ہی حدیقۂ خواب و خیال ہون مین ہی میکدۂ جلال وجمال ہون
مین ہی نام ونشان عالم غیب وشہادت ہون مین ہی آئینہ معنی وصورت ہون
کثرت میری جلوت کا نام ہے وحدت میری خلوت لاکلام ہے عالم خموشی میری
ذات ہی خدائی میری بات ہی۔ کسی نے کہا فرمایا خواجہ شاہ اکبر علی حسینی چشتی
قادری نے شریعت وہ ہے جو انکار نواہی سے اور تابع ہونا امرالہی کا ہے اگر کسی کو
اسمین بال برابر فساد واقع ہو طریقت مین اوسکو بال برابر راستہ نہین ملتا ہی
فساد اوسمین بدکرداری عجب دینداری ہے کذب و غیبت و اخلاق ذمیمہ ونفسانیت
ہی طریقت وہ ہے جو تزکیۂ نفس تصفیہ قلب تجلیہ روح حاصل کرتا ہے اگر کسیکو اسمین
بال برابر فساد واقع ہو بال برابر حقیقت مین اوسکو راستہ نہین ملتا ہی فساد اسمین
یہ ہے کہ استدراج وکرامت کو ایک جانے جنونیت و حالت استغراق کو ایک پہچانے
حقیقت وہ ہے جو عشق و محبت و یقین و معرفت و ذوق حالت پیدا کرتا ہے اگر کسیکو بال
برابر فساد اسمین واقع ہو حقیقت الحقیقت مین بال برابر اوسکو راستہ نہین ملتا ہے
فساد اوسمین یہہ ہے جو خیالات باطلہ اور مسایل فلاسفہ مین اور حقایق یقین معرفت

الٰہیہ مین فرق نجانے دونون کے اصول کو نہ پہچانے حقیقت الحقیقت و دستے جو
علم اللہ اور الہام ربانی و تجلیات یزدانی و نفی ماسوا و اثبات واجب الوجود تمام ممکنات
مین موافق عقاید شرع شریف کے حاصل کرتا ہے اگر اسیکو بال برابر اسمین فساد واقع ہو
بال برابر اوسکو مقام سلام و قدس مین محمود و مغفور مین راستہ نہین ملتا ہے فساد
اسمین یہہ ہی جو الہام و وسوسہ مین فرق نجانے تجلیات شیطانی رحمانی کو ایک پہچانے
یہہ مرتبہ اوسوقت حاصل ہو جب شیخ کامل ہو مرید عامل ہو فضل حق سبحانہ تعالی شامل
ہو۔ عدیم المثل سے نے دور رہا اوسیکے خرمن حال کا خوشہ چین رہا اوسکے
عبارت قال کا نکتہ بین رہا لیکن ہوئے وصال نور البصر مین پاسے نظر ایک مقام پر نہ ٹھہرا
آگے بڑہا مشاہدہ قلبی نے دل ملا کر کہا۔ اے عدیم المثل سنو تو دل کی بات
بولتا ہون سمجھو تو اسرار سبعہ صفات کھولتا ہون مینے یکساعت بیٹھے بیٹھے مقام
ناسوت سے نکلکر جو چلا آنکھ بند کرتے ہی ایک صحراے دلکشا مجھکو نظر آیا باشندون
سے اس سرحد کا نام پوچھا ہر ایک نے نام اسکا متفرق بتلایا۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم
ملکوت کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم غیب کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو
عالم مثال جانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم دِل دل سے پہچانتے ہین۔ کسینے
کہا ہم اسکو عالم امر جانا کرتے ہین۔ کسینے کہا ہم اسکو طریقت کہا کرتے ہین۔ کسی
نے کہا ہمنے اسکو عالم جامع عالم اجسام عالم ارواح پہچانا ہے۔ کسی نے کہا ہم نے
اسکو عالم خواب سمجھا ہے۔ کسی نے کہا ہمنے اسکو عالم معقول جانا ہے۔ کسینے

جنے اسکو عالم باطن کہا ہے۔ کسی نے کہا یہان جسکو تزکیہ نفس تصفیہ قلب تجلیہ روح حاصل ہو یہان کی سیر دیکھنے کے قابل ہو مرتبہ دو بالا ہو جبروت مین جاتا ہو۔ کسی نے کہا ای مشاہد قلبی ساتھ میرے چل ایک تماشا دکھاتا ہون بے شش و پنج سات محل تجکو بتاتا ہون مین نے ہمراہ اوسکے چلا گیا نظارہ کنان ہوا ایک محل پر محل پایا نام اوسکا حیات محل سنا اندر اوسکے جاکر دیکھا ششدر ہو گیا دید نہ شنید تماشا ہے طلسم ہے طلسم کا ہر سو نقشہ ہے خلقت کو دیکھا تو عجیب غریب ہی نئی اشکال نئی ترکیب ہی کسیکو آنکھ ہے نہ کان ہے علم ہے نہ زبان ہی قدرت کا نشان ہی نہ ارادت کا گمان ہی لیکن ذی حیات ایسے کہ ہر سانس مین ہیجدہ ہزار عالم کے اجسام بنکر بیساختہ جانکے پروانہ کر کر عالم پر فروغ شمع نور البصر کے گل کھاتے ہوے فانوس تسلیم مین گرتے جاتے ہین پھر جان سوختہ دم بھر مین فیض ہوا پر تو نور البصر سے روح مجسم پاتے ہین یون ہی ہر ہر دم نور البصر کو جان دیتے جاتے ہین پھر ہر ہر پل مین نور البصر کو جان لیتے جاتے ہین نتیجہ تجدد امثال اون کو ملتا ہے ہر دم اونکو فنا ہے ہر نفس اونکو بقا ہے ہر حال مین اون کو تفریح ہے یا حی یا حی اونکی تسبیح ہی ملنے ایک مدت اونکا شامل حال رہا خرق عادات لے ونکے فیض مجی لستہ سے حاصل کر کر آگے بڑھا مکان علم در پیش آیا لوگون کو وہانکے دیکھا کسی کو آنکھ ہی نہ کان ہی قدرت ہی نہ زبان ہی حیات کا نشان ہی نہ ارادت کا گمان ہی لیکن عالم ایسے کہ جواہر اشیا اونپر آئینہ ہے حقایق ظہور آسمان اونپر ہویدا ہے

صورت مجاز سے معنی حقیقت جان لیتے ہین اگر نور البصر ہزار پردون مین ہو دیدۂ
دانستہ پہچان لیتے ہین جنکا عمل ایسا کہ کسینے جو عکس جمال نور البصر کو آئینہ نظر سے
پرے دیکھا پری کی صورت شیشۂ تصور مین اوتار لیا فضل مین کرکے نقشۂ وصل
کا جماد یا کوئی پابند امید ہے نہ بیم ہے تسبیح اونکی یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ ہے مین نے ایک
مدت اونکا شامل حال رہا خرق عادات اونکی فیض مجالست سے
حاصل کر کر آگے بڑہا مکان قدرت پایا باشندون کو وہان کے دیکھا
کسیکو آنکہ ہے نہ کان ہے علم ہے نہ زبان ہے ارادت کا نشان ہے نہ حیلت کا گمان
ہمہ لیکن قدرت ایسی رکھتے ہین کہ ہر سانس مین کئی عالم ایجاد کرتے ہین ہر دم مین
کئی عالم ایسے برباد کرتے ہین کبھی فرش زمین پر عرش دکھلاتے ہین کبھی عرش کا
زمین پر فرش بچھاتے ہین کبھی تہہ زمین کو بالاے عرش دکھلاتے ہین کبھی بیوجود
ہو کر عالم کو وجود مین لے آتے ہین کبھی عالم کو بے بود کر کر آپ وجود پاتے ہین
جنت اونہین کے فیضان فیض حسن قدم مقام ہے دوزخ انکی شرارت سوز عشق
کا نام ہے صراط اونکی گلی کی راہ ہے حشر اون کا عرصۂ جلوہ گاہ ہے حرکات عالم
حرکات کے اوستاد ہین سکنات عالم سکنات کی بنیاد ہین ہر ایک معنی مین بادشاہ
ہر صورت مین فقیر ہے انکی تسبیح یَا قَدِیْرُ یَا قَدِیْرُ ہے مین نے ایک مدت
اون کا شامل حال رہا خرق عادات انکی فیض مجالست سے حاصل کر کر آگے
بڑہا مکان ارادت نظر آیا باشندونکو وہان کے دیکھا کسیکو آنکہ ہے نہ کان ہے نا قدرت

ہی نہ علم کا نشان ہی نہ زبان ہی نہ حیات کا گمان ہی لیکن ارادہ ایسا ہے جو چاہے سو ہوتا ہے
پانی سے آگ کو ہویدا کرتے ہین ہوا کو خاک سے پیدا کرتے ہین آب و خاک باد و نار کو یکجا
کرتے ہین پھر اونکا ایک وجود بنا کر دم سے ہمدم کرتے ہین اگرچہ چار دن فیمابین مین اختلاف
کرنے مین اطبا اونکے ارادہ سے تصفیہ ذریعہ اشیاء کا دکھا کر قصور اونکا معاف کرتے ہین
اگر ان چار و نمین بے شش و پنج و ہفت و ہشت کرتا ہے تین تیرہ ہو کے موت کے ساتھ
مجبوری ہستی سے نکالا جا کر زندان عدم مین دایم الحبس ہو کر زندگی کے دن بھرتا ہے کبھی کبھی
قافلہ زندان شکم سے رہا کرتے ہین کبھی کئی گروہ عالم شہادت جہان عدم کو پہنچاتے ہین کبھی خودنیستی
دم اگر کر نقوش ہستی اٹھاتے ہین کبھی صورت ہستی پر دم گر کر صفحہ نیستی بناتے ہین حرکت انکی قابل دید
ہی تسبیح اونکی یا مرید یا مرید ہے مینے ایک مدت اونکا شامل حال با خرق
عادات اون کے فیض مجالست سے حاصل کر کے آگے بڑھا مکان
نطق روبرو آیا باشندونکو وہان کے دیکھا کسیکو آنکھ ہے نہ کان ہی قدرت
ہی نہ ارادت کا نشان ہی علم ہے نہ حیات کا گمان ہی لیکن ناطق ایسے کہ سراپا ہر موے
جسم کو اون کے انگشت زبان ہین ہر زبان سے جاری سخنان غیب اللسان ہین ہر بات
مین ایک جہان پیدا ہوتا ہے ہر جہان مین ہر دم حشر ہویدا ہوتا ہے جملہ ذرات عالم
سے ہمکلام ہین ہر ہر موجود کے ہمنام ہین جس نام سے پکاریے لبیک کہتے ہین بزبان
وہان باتین کرتے سنتے ہین عالم غیب کے مونس جہان شہادت اونکا ندیم ہی تسبیح
اونکی یا کلیم یا کلیم ہے مین نے ایک مدت اون کا شامل حال رہا

خرق عادات اون کے فیض مجالست سے حاصل کرکر آگے
بڑھا مکان سماعت کا سامنا ہوا باشندونکو وہان کے دیکھا کسیکو آنکھ
ہے نہ زبان ہے نہ قدرت ہی نہ ارادت کا نشان ہی عالم کا ذکر ہے نہ حیات کی فکر
ہی لیکن سامع ایسے کہ ہر موے تن کو اون کے بے عدد گوش حق نیوش ہین صدائے
عالم غیب و مطلق سنکر خود فراموش ہین جو بات کہ پردۂ ما فی الضمیر سے عالم کی صورت
نہان ہے اپنے سماعت مین تصویر اسکی کھینچ جاتی ہے خموشی اونکی پیشہ ہے
راز دل اپنا کسی سے نہین کہتے ہین کلام بے صوت و صدا سنتے رہتے ہین جو بات
ہو اونکی صحیح ہے یا سَمِیعُ یا سَمِیعُ انکی تسبیح ہے مین نے ایک مدت
اونکا شامل حال رہا خرق عادات اونکے فیض مجالست سے
حاصل کرکے آگے بڑھا مکان بصارت نظر آیا باشندون کو
وہان کے دیکھا کسیکو قدرت ہی نہ کان ہے ارادت ہی نہ زبان ہی علم کا ذکر ہے
نہ حیات کی فکر ہے لیکن بینا ایسے کہ ہر موے جسم کو اونکے دیدہ ہے عالم جسکا
نہ دیدہ ہے جب آنکھ بند کرتے ہین پردہ مین نور البصر سے ملکر دیدہ کو خورسند
کرتے ہین جب چشم وا کرتے ہین بے پردہ نور البصر کا نظارہ کرتے ہین اوپر دیکھتے
ہین تو عرش نظر آتا ہے نیچے دیکھتے ہین تو گاوزمین کا پیش نظر تماشا ہی عرصۂ
عالم غیب اون کا حد قد ہے عالم شہادت انکی آنکھ کا پردہ ہی آنکھ مین اون کے
مردم نور البصر کی تصویر ہے تسبیح اونکی یا بَصِیرُ یا بَصِیرُ ہے مین نے ایک مدت

اون کا شامل حال رہا خرق عادات انکے فیض مجالست سے
حاصل کرکے محفوظ رہا۔ عدیم المثل نے دور رہا اوسی کے
خرمن حال کا خوشہ چین رہا اوسی کے عبارت قال کا
نکتہ بین رہا لیکن ہوای وصال نور البصرین پای نظر ایک
مقام پر نہ ٹھہرا آگے بڑہا مکاشفہ روحی استقبال کو آیا کہا
اے عدیم المثل سنو تو نادر کہانی ہے جان کی زبانی ہی مین نے ایکدم سیر
ناسوت و ملکوت سے سیر ہو کر کسی سمت جو چلا گیا ایک مقام صفا نظر آیا مقیمون
سے وہان کے نام اوس مقام کا پوچھا ہر ایک نے نام اوسکا طرح طرح سے بتلایا۔
کسی نے کہا ہم اس مقام کو جبروت کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم
روح کہتے رہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو عالم موجود بالقوہ کہا ہے کسینے
کہا ہم نے اسکو عالم ماہیات پکارا ہے۔ کسینے کہا ہم اسکو عالم حقیقت
جانتے ہین۔ کسینے کہا ہم اسکو عالم معانی پہچانتے ہین۔ کسینے کہا ہم
اسکو عالم غیب الغیب پہچانتے ہین۔ کسینے کہا ہم اسکو مقام صفا جانتے ہین
کسینے کہا ہم نے اسکو جامع مثال ہمیشالی کہا ہے۔ کسینے کہا ہمنے اسکو مقام
ابنیا کہا ہے۔ کسی نے کہا یہان جسکو عشق و محبت و یقین و معرفت ذوق حالت
پیدا ہو میسر اوسکو یہہ مقام صفا ہو مرتبہ صبر و رضا درجہ توکل تسلیم کامل حاصل
ہو مقام لاحوت مین داخل ہو۔ کسی نے کہا ای مکاشفہ روحی یہان کے

مضمون کا نظارہ کر جلوۂ حسن و عشق کا معاملہ ناز و نیاز کا معاینہ کر دیکھا تو
کوئی بیابانہ مین جنس گندمی رنگ نور البصر کی مملکت فردوس کو مفت جانکر
دے رہا ہے۔ کوئی عزیز عشق سے حسن نور البصر کی گرم بازاری مین کھوٹے
دامون آپکو بیچتا ہے کوئی انسان لب چشمہ لب نور البصر تک پہنچ کر گویا آب
حیات مین غوطہ کھا رہا ہے۔ کوئی نور البصر کی چشمون پر لہرا کے طوفان
دریاے افراط و تفریط مین کشتی مقصود سلامت لیجاتا۔ کوئی نور البصر کی شعلہ
عارض درخشان کی لو مین گل کھا کر ہمہ تن آتشکدہ بنا ہوا باغباغ ہو رہا ہے۔ کوئی
عید سمجھکر قربان ہونے کو نور البصر کی خنجر ابرو کے تلے دنبہ کی طرح دم لیتا ہی۔ کوئی
مہ جبین نور البصر کی ماہیت پانے کیلئے ماہی کی شکم مین مقام کیا ہے۔ نور البصر
کی ہوا مین ہوش ہوا کر کے دوش صبا کو تخت اپنا ٹھہرایا ہے۔ کوئی مارضۂ عشق
حسن نور البصر مین پھولکر جسم اپنا وقف کزمان کیا ہے۔ کوئی نور البصر کے نشانہ کی
نشانی پاکر سر و شانہ اپنا نذرانہ کر رہا ہے۔ کوئی نور البصر کی برق تجلی عارض
رخشان دیکھنے کیلئے رَبِّ اَرِنِی پکارتا ہوا زمین پر بے سدہ پڑا ہے۔ کوئی
چرخ چہارم سے خورشید جمال نور البصر سے آنکھ سینکہ کر زمین جھانک رہا ہی۔
کوئی جگر پارہ نور البصر کے خط سبز پر زہر کھا کر سبزہ زار عالم مین سرسبز ہوا ہے
کوئی نادان ابرو کمان کے حلق مین نور البصر کا تیر مژہ پلہ پر آکر ترازو ہو رہا ہی۔
کوئی آغوش نور البصر تک ہاتھ پہنچا کر بازو کٹے ہوے پڑا ہے۔ کوئی نور البصر کی

عروس حسن کے عشق مین رقیبون کے ہاتھ سے لہو مین نہا کر دولہ بنا ہی۔ کوئی
حسین تشنگی سے حلق کو سیراب کر کر بلاے بیاز عشق نورالبصر کے خنجر ناز سے گلا
اپنا کٹوا کے سرخ روؤن مین خطاب فخر الشہدا پایا ہی۔ کوئی عابد ناتوان وصال
نورالبصر کی منت کا طوق گران گردن مین ڈالا ہوا ہے۔ کوئی پردہ نشین شوق
مین سایۂ دامان نورالبصر کے سر بازار بے روا ہے۔ مین نے ایک مدت
خدمت مین اونکی مستفیض ہا برکات بیغایات سے سینہ میرا
مالامال ہوا عدیم المثل دور رہا اوسی کے خرمن حال کا
خوشہ چین رہا اوسکے عبارت قال کا نکتہ بین رہا لیکن
ہواے وصال نورالبصر مین پا نظر ایک مقام پر نہ ٹھہرا آگے بڑھا معاینہ سری
روبرو آیا۔ کہا ای عدیم المثل مین نے ایک پل گلگشت حدایق اسرار ناسوت
و ملکوت و جبروت سے سیراب و شاداب ہو کر یکطرف چلا گیا کسی میدان وسیع و
جانفزا مین گذر ہوا باشندون سے وہان کے پوچھا نام اس سرزمین کا کیا ہی اس
مقام کو عالم کیا پکارتا ہے ہر ایک نے ہر ایک وضع کا نام کہا۔ کسی نے کچھ کہا۔ کسی نے
کچھ سنایا۔ کسی نے کہا **لاہوت** اسکا نام ہے۔ کسی نے کہا مکان لامکان
یہہ مقام ہے۔ کسی نے کہا ہم اسکو مقام **مستہلک** جانتے ہین۔ کسی نے
کہا ہم اسکو مقام لاتعین پہچانتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اسکو منقطع الاشارات
کہتے ہین۔ کسی نے کہا ہم اوسکو اسقاط الاضافات کہتے ہین۔ کسی نے

کہاہم نے اسکو علم الٰہیہ جانا ہے۔ کسی نے کہاہم نے اسکو عالم کبریٰ کہا ہے۔
کسی نے کہاہم نے اس کو مقام حقیقت الحقیقت کہا ہی۔ کسینے کہاہمنے اسکو
غیب غیب الغیب پکارا ہی۔ کسینے کہاہم اسکو عالم معانی معانی المعانی جانا
کرتے ہین۔ کسی نے کہاہم اسکو عین الکافور سمجہا کرتے ہین کسینے کہاہم اسکو مقام
لااُبالی جانتے ہین۔ کسینے کہاہم اسکو جہان بیمثالی پہچانتے ہین۔ کسینے کہا جسکو نفی
ماسوا اور اثبات واجب الوجود حاصل ہی یافت الہام ربانی مشاہدۂ تجلیات یزدانی مین کامل
ہی وہ یہان تک پہنچیگا یہان سے اسکو مقام مغفور و محمود مرتبۂ قدس و سلام ملیگا۔ کسینے کہا مقام
سبزی مین اس مقام تک عجیب و غریب حکمت سے پہنچا ہون تجھ سے بیان کرتا ہون
یک پل مجھکو سر مین سودا جو ہوا سو نچا مین کون ہون کدہر سے آیا ہون کدہر جاتا ہون
کسنے مجھکو پیدا کیا کسواسطے مین ہویدا ایک عمر سر دہنتا رہا کچھہ سمجھ مین نہ آیا تشتشدر
ہوکے آسمان کو دیکھا کہ چرخ کھا رہا ہے پوچھا فلک تجھے سودا ہوا ہے کیون چکراتا ہی کہا
نورالبصر کی تمنا ہی شب و روز گردش کا سامنا ہی اوسیکی جستجو ہے اوسی کا تصور رو برو ہے
آفتاب سے پوچھا تو دن بھر دہوپ مین کیون پھرتا ہے کہا نورالبصر بے مہر کی تمنا ہی ماہتاب سے
پوچھا تو شب کو بیدار کیون رہتا ہے کہا محبوب نورالبصر کے اشتیاق کا سامنا ہی ستارون سے
پوچھا تم رات بھر آنکھین کیون جھپکاتی ہو کہے نورالبصر کی تمنا ہی ابر سے پوچھا ہے ابر
تو کیون روتا ہے کہا کئی برس سے دلبر ساتھہ نہین کلیجہ پانی ہوگیا ہی جسدم سے اوسکی نگہہ
بے لی ہی نالون پے دم بھر کی مہلت ندی ہے خانہ بدوش ہوگیا ہون نورالبصر کو ڈہونڈہتا ہون

کان پر بجلی گری جو اوسکی صدا سے بے بہرہ ہے دیدہ حباب کی صورت پھوٹ
جائے جو اسکے پانی مین ندیدہ ہے۔ بگولے سے پوچھا تو کیون خاک بسر ہے کہا نور البصر
کی ہوا کے جھونکے مین ایک نفس ہوش کہان برابر ہے صحرا صحرا خاک اوڑاتا ہون
اوس گوہر درج بصیرت کو نہین پاتا ہون۔ پانی سے پوچھا تو لباس نیلگون پہنا ہے
حال تیرا کیون ابتر ہے کہا نور البصر کی تمنا مین آبرو جاتی ہے ہر حباب سینہ کا آبلہ ہے
ہر موج جگر پر نشتر ہے شعلہ سے پوچھا تو کیون آگ باگ ہی کہا نور البصر کی تمنا مین دل
غمناک ہی۔ فرش زمین سے پوچھا تو کیون پامال ہو رہا ہے کہا پا اندازی نور البصر کی
تمنا ہے درختون سے پوچھا تم کسواسطے قیام مین ہو کچھ خبر ہے کہا قبلہ من کعبہ روے
نور البصر کا تصور ہے۔ بہایم سے پوچھا تم رکوع مین کسواسطے ہو کہا نور البصر کی دہن
ہی کیا پوچھتے ہو پہاڑون سے پوچھا تم قعود مین کیون ہو بیان کردکیے نور البصر کی فکر
ہی چپ رہو چیتے سے بوٹی کے پوچھا تو کیون سجود مین ہے کہتا نہین کہا نہ ماضی ہو
مین نے حال مین سو بار بھی جڑی ہے نور البصر کی تمنا مین سر خاک پر ہے آیندہ کو ہوگا
جب زبان حال سے موجودات کا قال سنا اور ہی عالم ہوگیا دل عادل ہوا انصاف سے
کہا مین نور البصر کو نہ ڈھونڈا ظلم کیا جان نے انجان ہوکر جانا جہان نور البصر ہو وہان جانا
دیدہ نے کہا اگر نور البصر کو نہ دیکھونگا بینائی کی آنکھین نکالون گا پھوٹ جاونگا گوش
نے کہا اگر نور البصر کے کلام بے صوت و صدا سے بے بہرہ رہونگا سماعت کو گوشمالی
دونگا جان مین جان نرہی نطق مین زبان نرہی غلبہ شوق نے گلا دبا سکوت کا سماں ہوا

خود فراموشی جو حاصل ہوئی دیکھا ایک باغ جو غیرت جنان ہی اوسمین نور البصر جادہ کنان ہی مینے غم بھول کے شمشاد کی روش سرو قد کھڑا ہوگیا سنبل کی سیرت پریشان ہوا حیرت سے نرگس کی صورت گھورنے لگا فرحت سے گل کی طرح کھلا الفت سے نکہت کی مانند پاس اوسکے جاتا رہا غلبۂ شوق وصال سے دامن اوسکا سردست پکڑ لیا چاہا کچھ بات کرون دیدہ وا ہوگیا دیکھا تو اور ہی اسرار ہے باغ ہے نہ یار ہے دامن میرا میرے ہاتھ مین ہے لب ہنوز حکایات مین ہی عقل اس تعبیر مین حیران ہی فہم اس تقریر مین سرگردان ہے۔ مین نے ایک مدت اوسکا شامل حال رہا کنہ اسرار کو اوسکے پاکر محفوظ ہوا

نظارہ کیجے گر ہے دیدۂ جان
عیان ہوتا ہے یان سے راز نہان

عیان ہوتی ہے یان سے قدرت حق
نظر آتی ہے یان شان مطلق

زمین پر اب اوتر آیا ہے خورشید
عدیم المثل کا ہے روز امید

مسمیٰ یان ہوا ہے اسم آکر
بنا ہے جسم اس جا جان جاکر

یہان حسن ازل عشق ابد ہے
عدد کہتے ہین جسکو یہان احد ہے

جو ہے جویا وہی یان گم گیا ہے
جو پردہ ہے وہی یان آئینہ ہے

ولادت کو یہان کہتے ہین رحلت
یہان میثاق ہے روز قیامت

یہان ہوتا ہے شاہد شان مشہود
یہان ہوتا ہے عابد عین معبود

عجب رسم اور عجب اسلوب ہے یان
جو طالب ہے وہی مطلوب ہے یان

صفا کا آئینہ پیشِ نظر ہے | مقابل صورتِ نورالبصر ہے
بپا ہے حشر اہتمام سفر ہے | قیامت ہے کہ قصہ مختصر ہے

مصوران ہیئت حسن ازلی نے مورخان سیرت عشق ابدی نے زبان گویائی کو یکقلم ترک کر کر خامہ تار نگاہ حق بین سے ورق اظہار حال کو مسطور کرتے ہین تاب بوارق انوار کلام بے صوت سے دامان طور گوش حق نیوش سامعین کو بھرتے ہین جب عدیم المثل نے مراقبہ صوری سے ہمکلام ہو کر تذکرہ ناسوت کا سنا اور مشاہدہ قلبی سے دل ملا کر حقیقت ملکوت سے آگاہ ہوا مکاشفہ روحی سے ہمدم رہکر جبروت کا راز پایا معاینہ ستری کا ہمراز ہو کر لاہوت کا حال معلوم کیا ہوا وصال نورالبصر مین جان سے انجان ہو کر روبرو نگران ہوا دیکھا تو عجیب و غریب سیر ہے آپ ہے نہ غیر ہے راستہ بال سے باریک ہے شہرگ سے نزدیک ہے تلوار سے تیز تر ہے وسعت مین تا رنظر ہے سالک کا پاؤن بین سر ہے تاکتون کی تاک زیر و زبر ہے کہین فرش عرش بریں ہے کہین عرش فرش زمین ہے کہین آفتاب سوا نیزہ پر آیا ہے کوئی رشتہ ذہن رسا سے جبرئیل کے پر باندہ رہا ہے کوئی نالہ پر شور سے بانگ سرافیل کا دم بند کیا ہے کوئی طغیانی گریہ ذوق حالت سے میکائیل کا زہرہ پانی کرتا ہے کوئی وجود بیوجودی اپنی دکھلا کے عزرائیل کا ناک مین دم لے آرہا ہے کوئی خندہ سے اپنا حسن سیرت دکھلا کے حورون کے مونہہ پر پانی ندامت کا مارتا ہے۔ کوئی گلزار سینہ پر داغ بتلا کے جنت کو گلخن بنا دیا ہے کہین بت ساجد بنا ہے کہین کعبہ قبلہ ڈھونڈ رہا ہے کسی کی صورت سے کسی کے معنی آئینہ ہی کسیکے معنی مین کسیکی صورت ہر آئینہ ہے

جا بجا خمخانہ شریعت پر جوش و مملو ہے خم الفاظ و امر و نواہی معنی طریقت مالا مال
نزدیک و دور ہے عالی ظرف بخت مساعد سے دست بدست ساغر حقیقت لیے ہوے کھڑے
ہین خرابات نشین مدام معرفت سے تجلی جمال نور البصر کی شراب طہور حقیقۃ الحقیقت
پیتے ہوے کھڑے ہین ہر سو جوش و خروش ہے صدائے نای و نوش ہے ہر ایک نشۂ
بیخودی مین چور ہے پاس اپنے دور ہے کسیکا سر کسیکے پاؤن پر ہے کسیکا ہاتھ کسیکے
جگر پر ہے کوئی آپ مین سماتا نہین کوئی آپکو پاتا نہین عالم اجسام مین خاکیان
دکھلائی دیتے ہین جو صاحب نفس ہین اون کو روح مجسم جان لیتے ہین جو عمر باقی
خرچ کرکے دیکھو تو مقام معنی مین فاضل ہر فرد بشر ہے لب بند کر کر حساب سے سمجھو تو
ہر ایک اسرار صمد کا دفتر ہے مردم حق بین جو دیکھ لے پتلیان سمجھ کے آنکھون مین
رکھے۔ عدیم المثل نے ہر طریق سے راہ پاکر ہر فریق سے بات بناکر رَأیتُ ربّ
بِرَبّی کی عینک لگایا ہوا مَن کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کا عصا ہاتھ مین لیا ہوا تجسس
مین نور البصر کی دوربین بنکر صورت نظر چلنے لگا۔ طلب نے کہا ای عدیم
المثل کدہر چلے پرے راہ کہان ہے آدب نے کہا اے عدیم المثل کدہر چلے
دلخواہ یہان سے ہے علم نے کہا یہان کھڑا ہو تو بات ہی عمل نے کہا یہان ٹھہر جا
تو کمات ہی صدق نے کہا اے عدیم المثل اب داد سخن دانی ہے عدد واحد کا نتیجہ
ملاحظہ کرو۔ عشق نے کہا اے عدیم المثل اب مراد حسن پانی ہے ازل و ابد کو
ایک جا ملاحظہ کرو کہ کار کہان نیرنگی بیرنگی نمود ہوئی۔ مراد رسان بود و بے بودی

موجود ہوئے وفا نے خیمہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم
کھڑا کیا صفا نے فرش واسجد واقترب بچھا دیا۔ یقین نے آب اسرار
ان اللہ خلق آدم علی صورتہ سے غبار ندامت فراق منہ کا دھو ڈالا
تمکین نے غازہ رمز فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کا رخساروں پر ملا
نتیجہ تفکر نے سرمہ ما زاغ البصر وما طغی۔ گھلایا۔ لطیفہ تصور نے
لباس الانسان سر ہ پہنایا۔ تواضع نے جنیوہ انی
جاعل فی الارض خلیفۃ باندھا۔ فقر نے فخر سے طرہ علم آدم
الاسماء کلہا لگایا۔ صبر نے ہار نحن اقرب الیہ من
حبل الورید کا گلے میں ڈالا۔ شکر نے کمربند فی الجسد ابن آدم مضغۃ
و فی المضغۃ فواد و فی الفواد قلب و فی القلب
روح و فی الروح سر و فی السر خفی نور و فی
النور ھو الیہا حال نے کہا اے عدیم المثل اب کرسی پر من عرف
نفسہ فقد عرف ربہ بیٹھ جائیے۔ سنبھال نے
کہا اے عدیم المثل اب مع اللہ کا تکیہ لگائیے۔ گلبسند توکل نے
گلدستہ حدیقہ یا ابن آدم خلقت الاشیاء لاجلک و خلقتک لاجلی
پیشکش کیا۔ مغان تسلیم نے جام شراب ما رأیت شیئا الا
رأیت اللہ فیہ بھر کر دیا۔ مطرب شنید نے ترانہ ارجعی الی ربک

رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً گانے لگا امید نے بادِ بَشِّرِ الْإِنْسَانَ رَبَّكَ کا جھلنا شروع کیا۔ حیا نے منادی كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کی سنا کر غیر ونکو پاس سے ہٹا دیا۔ رضا نے تخت وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کا روبرو بچھا دیا۔ جرأت نے خطبہ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا پڑھنے لگا۔ ہمت نے درجہ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ سنا دیا۔ ایک سمت سے حاجب کوشش نے کہا وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ایک جانب سے نقیب کشش نے پکارا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ یہ دو دانستہ طرفۃ العین میں محل حسنات الابرار سیات المقربین مقام وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ کے مابین میں نتیجۂ رحمت کبریا نے مشاطۂ حیرت بے منتہا نے رموزات مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ کے نگارخانہ سے اسرارات كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَمَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ کے کارخانہ سے پردہ آئینہ لمعہ بیرنگ کا لے آکر روبرو عدیم المثل کے پکڑا پردہ کی بات ہی در پردہ کھلتی ہی باد غیرت لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ يَقِينًا جو چلی پردہ ہل گیا پردے سے کو در پردہ موصال ہوا عدیم المثل نور البصر ہوا النور البصر عدیم المثل بنا ما و شما کا جھگڑا مٹا لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَحْدَهُ عقدہ کھلا توحید کا

درمیان دونوں کے پردہ ہے نہیں ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ۱۲

نتیجہ ظہور پایا طلسم یکتائی نظر آیا گوش کر ہوے ہوش بجا رہا لب بند ہوے دیدہ کھلا رہا سجدہ ہزار عالم نے کہا ای عدیم المثل جمال نور البصر آپکو مبارک ہو خلاصہ حضرت آدم نے کہا ای عدیم المثل وصال نور البصر آپ کو مبارک ہو مفسر معانی مصحف رویت نے مطالعہ حاشیہ نسخہ امتیاز دید وا دید ترک کرکے متن مین حدیث حالت محویت کی لکھتا ہے کہ بعد مدت مدیدہ کے عرصہ بعید کے ہوش نے پوچھا ای عدیم المثل آئینہ لمعہ بیرنگ کے پردہ مین پہچانتے ہو کون جلوہ فرما ہے حیا سے دم سرد بھر کر خوب رویا کہا ہان **غزل**

انیست کہ غارت دل من ساختہ انیست — انیست کہ صد خانہ بر انداختہ انیست
انیست کہ از عارض افروختہ خویش — آتش بدل و جان من انداختہ انیست
انیست کہ چون شمع بسوز تپ فرقت — اجزاے وجودم ہمہ بگداختہ انیست
انیست کہ گاہی بتغافل زسر مہر — بر حال من زار نہ پرداختہ انیست
انیست کہ ہر دم بوفاداری او لیک — قدر من دل باختہ نشناختہ انیست
انیست کہ معنی بقمار ہوس او — نقد دل و جان صبر و خرد باختہ انیست

جوش نے پوچھا ای عدیم المثل آئینہ مین کسکی صورت نظر آتی ہے کسکا سامنا ہے بے اختیار ہنسا کہا ہان **غزل**

این آفتاب خاور مہمان ماست امشب — قرص سپہر گردون بر خوان ماست امشب
برتر ز عرش اعظم ایوان ماست امشب — بیرون ز ہر دو عالم جولان ماست امشب

جلال نے کہا ای عدیم المثل یہہ کیا سانحہ آئینہ سے آئینہ ہے کہا ہر آئینہ

فرد

رمزِ دو جہان از ورقِ آئینہ خواندیم
جز گردِ تحیر رقمی نیست دریجا

جمال نے کہا اے عدیم المثل اپ کے مقابل کون ہے کسکو گھورتے ہو آپکو کیا نظر آتا ہے کیسا تماشا ہے۔

بیت

حیران ہون بیخود ہون صورت ہی کو تکتا ہون
سکتے کی سی حالت ہی کچھ کہہ نہین سکتا ہون

حال نے پوچھا اے عدیم المثل کیا وصال نور البصر مین آپکا وصال ہوا کہ حال مین آپکو حال سے بحال ہونا محال ہوا آنکھین ملا کر کہا

فرد

چشمم بدو پیوست وجودم ہمہ حک شد
ہر چیز کہ در کانِ نمک رفت نمک شد

فال نے پوچھا اے عدیم المثل آپکے نور البصر کے کیا جواب و سوال ہوا سر جھکا کر کہا۔

فرد

کاسۂ منصور خالی بود پر آواز شد
ورنہ در میخانۂ وحدت کسی ہوشیار نیست

وطن نے پوچھا اے عدیم المثل حیران کیون ہو آئینہ مین نور البصر سے ہم سخن ہوے صاف عیان کرو کیا صورت ہی بیان کرو کہا

رباعی

ہوکے حیران ڈھونڈھتی ہین لوگ جسکو چارسو
میں ہون اوسکے روبرو اور وہ ہے میرے روبرو

ہمکلامی اوسکی میری اسطرح ہے ای وطن
جسطرح طوطی کرے ہے آئینہ سے گفتگو

سخن نے پوچھا ای عدیم المثل آئینہ لمعہ بیرنگ نے آپکو کیا دکھایا فرمائیے مادا خل ہین آپ ہی نور البصر ہین خارج ہین آپ ہی عدیم المثل ہین یا خارج ہین آپ نور البصر ہین داخل ہین آپ ہی کو عدیم المثل ٹھہرایا فرمائیے کہا۔

بیت

ہوا ہے دید مین اپنے یہہ استغراق کا عالم
نہ صورت ہے نہ آئینہ نہ پرچھائین نہ حیرت ہے

نتیجہ افکار نے پوچھا اے عدیم المثل آپ کو نور البصر سے فرمائیے کیا نسبت ہے آپ صورت ہو وہ معنی ہے یا آپ معنی ہو وہ صورت ہے کہا

بیت

وہ نہین ہے مین ہون او مین ہون نہین حق ہے او ر ہے
جسم اوس کا تن ہے میرا رخ ہے میرا روی دوست

لطیفہ اسرار نے پوچھا ای عدیم المثل آپ جو فرماتے ہین معما ہے دیکھو تو آئینہ ہے سوچو تو پردا ہے ایک لفظ ایسا فرمائیے جو ہم بھی سنکر مسرور ہون بار یاب نور البصر حسب المقدور ہون کہا

بیت

اصول دیدا کے دیدہ نشین کا یون نظر آیا
کوئی تار نظر مین گوہر دریا ہے حیرت ہے

مخبران رموزات حمد حامد و محمود بیان کرتے ہین حاکیان اسرارات شہود شاہد

مشہود عیان کرتے ہین کہ جب عدیم المثل نے ساحتہ نور البصر کے انقطاع حروف
ہمکلام ہوا اور بے جسم و جان ہمکنار و ہمرنگ ہمنام ہوا اور شراب طہور وصال
نور البصر حسب خاطر نوش کیا معاملات اضافات ناظری و منظوری کو مطلقاً
فراموش کیا چاہا افشائے راز ہو دروازہ گنجینۂ طلسم حیرت کا باز ہو پاسبان
شریعت غرا نے متوطنان کارگاہِ حقیقت الحقیقت مو آسے جتا دیا۔

سعـشـہ

کم گو سخن کہ خاطر دلدار نازک است بارِ گہر نیکشد این تار نازک ہست

آگے کی خبر نہین ہے یہہ قصہ مختصر نہین ہے کون دانا ہے کہ اوس خواب طلسم
کی یہی تعبیر ہے یا فقط عدیم المثل کی سنجیدہ تقریر ہے کون بینا ہے کہ آئینۂ لمعۂ
بیرنگ مین چسپیدہ نور البصر کی تصویر ہے یا فقط عدیم المثل کی نہ دیدہ تنویر
ہے یہان زبان بریدہ ہے یہان دیدہ نہ دیدہ ہے یہان رسیدہ نارسیدہ
ہے یہان دو دیدہ پاکشیدہ ہے نفی ہو کر دیکھو تو اس بات سے اثبات ہے کہ
یہہ دیکھی ہوئی واردات ہے سوچو تو بہرہ کا جواب ہے سمجھو تو گونگے کا خواب
ہے سنو تو سراسر مقام گریہ ہے دیکھو تو ستیر دیوار قہقہہ ہے لفظی کو مفاصلہ
بعید ہے کشفی کو معانقۂ عید ہے مقلد کی آنکھ پر پردہ ہے زبان دراز ہے
محقق زبان بریدہ ہے دیدہ باز ہے اخبار وجود نہین اسرار جود ہے تکرار
شہود نہین دربار کشود ہے صورت قال نہین مرآت معنی حال ہے اظہار

کمال نہین اسرار وصال ہے گوش ہوش مین فتور رہو تو صدا ہمنفس
صبا ہے چشم تامل مین نور نہ ہو تو آئینہ پتھر سے سوا ہے غرض گوئی سے نفرت
ہے منظور صحت حقیقت سے ہے زبان مطلق قاصر ہے خدا حافظ و ناصر ہے کہا
جیسا کسی نے کہا سنا یا جیسا کسی نے سنا یا کہا سنا معاف کیجیے سلام
ہمارا لیجیے دیکھو تو وطن کی سیر ہے سمجھو تو خاتمہ بالخیر ہے

تاریخ تصنیف

ہے یک شگوفہ تازہ یہ گلشن معانی	کھلتا ہی گل کچھ اسمین مطلب کی ہی کہانی
رنگین چمن یہہ وہ ہی فردوس جسکا ظل ہے	تاریخ اسکی الحق باغ مراد دل ہے

۱۲ ۸۲

تمت

خاتمة الکتاب بر ضمایر مہر نظایر نکتہ سنجان مضامین معنی و دقیقہ رسان
آئین سخندانی مستور و محتجب نما ناد کہ این خاکسار ازلی معترف بقصور خفی و
جلی محمد قادر علی از بد و شعور در تلاش صاحب نظران راہ حقیقت و بلند
بینان جادہ معرفت از بس می بود از انجا کہ نتیجہ جویندگی است بختم مساعد
کردوروزگار بخواہشم موافقت نمود اعنی قدمبوسی مولانا و مرشدنا قدوۂ
عارفان عصر زبدۂ محققان دہر غواص بحر عرفان مقبول بارگاہ حضرت

سبحان خلاصهٔ خاندان مصطفوی سلالهٔ دودمان مرتضوی محیی مراسم
شریعت ماحی لوازم بدعت سالک مسالک طریقت ناهج مناهج صداقت
محقق خدا آگاه دور فرماے خودی و گمرهی سیدی سندی جناب سید
شاه محمد افتخار علی ادام الله فیوضهم حاصل آمده پایهٔ این کم پایه برگذر این
معنی بلند پایه شده و مور بتقرب سلیمان فخر یافته چون عقدهٔ مالاینحل و مشکلات
بس مشکل بذهنم که بود بحل آن پرداختم و بتائید آن پیر دستگیر گوهر شهوار مراد
بکف حصول در آوردم از انجمله انکشاف سیر سفر در وطن است که بسا مسافران
راه شهود و بادیه پیمایے دشت وجود فرس فکر بدریافت این امر رانده اند
پی براه مقصود نبرده به نیمه راه مانده چون شمس جلوه کنان نظارهٔ کاملم شد
کتابیکه آن هادی بے نظیر بمعرض تحریر درین تقریر بنظم و نثر تصنیف دلپذیر
فرموده اند فی الواقع بحر عمان حقیقت است که بسبوچه در آورده و قلزم بے پایان
معرفت است که بابریق گنجانیده زبان ناکام این بے بضاعت را چه یارا
که بتعریف آن پردازد و قلم مقطوع اللسان را چه طاقت که شرح صفتش ترقیم
نماید هان برای رشک هر شاهد رعنا و غیرت هر محبوب زیبا مرتسم نمودم و ابواب
فرح اسرار غیب الشهادت عرفای روزگار بر روے احباب اخیار گشودم پس
بد نظر بغور طیاری کتاب مستطاب نسخهٔ انتخاب لاجواب ازین حقیر مادهٔ تاریخ
در لفظ افتخار ۱۲۸۲ که جزو اسم آن سردار جمعیت عارفان است تجویز یافته و

بار ثانی تحریر مذکور بنظر کیمیا اثر فرشته سیر درگذشته باصلاح در آمد بس
یک ہزار دو صد و نود و دو ہجری ماده تاریخ بعروة الوثقی یافتم۔

من نتائج طبع لطیف عارف اسرار خفی و جلی محمد قادر علی صاحب سلمه الله تعالی

هو الباقی الظاهر

سفر گزیدم و بگذاشتم وطن و سرا — بسی بگشتم و گشتم ز اہل خویش جدا
بهشت زار سفر گشتم از اہل تجلی — که تا معاینه سازم ز صورت معنی
و یا بدست کنم دامن چنان رہبر — که پا کشد بسر منزل مراد مرا
نیافتم و ندیدم ولی نوشت ازل — درین دیار رسانید و بد ہمون سودا
نتیجه سفرم رو نمود رنج آخر — بدل شده بحصول مراد و مقصد ها
رہم نمود بدان بارگاه ملهم غیب — که اہل عرش بسانید جبهه خود را
ز نام پاک بود افتخار شاه و گدا — که افتخار علی ہست اسم شاه علا
ضمیر و مقصد این معتقد که بود ازان — به از دیاد مرا گشت مرحمت و عطا
ز دستگیری آن مظهر رموز اله — معاینه بنمودم ز معنی معنی
ز اشتیاق تمام و ز رنجهای سفر — چو ملتجی شدم ارشاد شد که بو العجبا
وصول منزل این راه بایدت باید — سفر کن و بوطن گیر این کتاب مرا
که نام اوست سفر در وطن طلسم کشا — ببین که چیست درو کیست یا مقصدا
شدم چو محو ز خود بازیافتم خود را — کتاب ہست که آئینه جمال خدا

چو فکر بد بدل آمد ندای ملہم غیب
بہ افتخار شدہ مخزن سال ختمش را

تاریخ طبع

توجہ نظر افتاد چون بہ بار دگر
شدہ است نور علی نور نسخہ زیبا
سروش از سر آواز گفت طبع چو یافت
کہ سال طبع بگو باز عروۂ وثقی

تقریر پُر تنویر مولوی محمد عبد القدیر صاحب صدیقی تخلص افقر

الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین بنور المعرفۃ والیقین ھو الاول والاخر والباطن والظاھر والصلوۃ والسلام علی من خلقہ من نورہ وجعلہ فی احسن طورہ وعلی الہ الطاھرین واصحابہ الطیبین اجمعین امابعد کتاب سفر در وطن مصنفہ حضرت روشن ضمیر ستودہ خمیر والا فطرت فرشتہ سیرت پیر طریقت عالم شریعت جناب افتخار علی شاہ صاحب تصوف مین عمدہ کتاب ہے نہایت راست اور باصواب ہے۔ نکات و دقایق کا خزینہ ہے۔ لطائف معانی کا گنجینہ ہے۔ سالک طریقت کے ہاتہ کا عصا ہے۔ سراج منیر براے طالب راہ خدا ہے۔ عارفون کے گلے کا ہار ہے۔ منکرون کے دلون مین خار ہے۔ تصوف کا جام جہان نما ہے۔ بلکہ آئینہ خدانما ہے۔ دیکھنے کو عدیم المثل اور نور البصر کا فسانہ ہے

اور حقیقت مین سالک کا حق جل و علا سے ملنا ہے اسیاہی سو دچشم حور ہے اور سفیدی
کاغذ شمع کافور ہے عبارت رنگ آمیز اور مضمون وجد خیز سابق مین یہہ کتاب مستطاب
قالب طبع مین جلوہ گر ہوئی تھی۔ اور مقبول نظر خلایق ہوکر تھوڑے دنون مین صرف ہوگئی
اب دوبارہ عبدالرزاق صاحب سوداگر کے حسن اہتمام اور سعی مالا کلام سے نہایت جلی
اور واضح خط اور صفائی سے مطبع نیاز دکن مین صورت انجام پائی ہے اسلیئے
کچھہ کہنے کا مجھے زیادہ موقع ملا

حضرت افتخار علی صاحب — عالم و ہادی رہِ محبوب
اک تصوف مین ہے کتاب لکھی — لفظ و معنی ہین جسکے دونون خوب
بار ثانی چھپی جلی اور صاف — جو تقطیع و خط ہے خوش اسلوب
اوسکی تاریخ از سر انصاف — کہی افقر نے۔ کیا ہی ہے مرغوب
۱۰ ۱۳

اطلاع ضروری

عام شایقین اور تاجران معزرین کی خدمت مین اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کتاب کو
حضرت سید افتخار علیشاہ صاحب قبلہ نے بندۂ عاصی کو بھی اجازت طبع عطا فرمائی
ہے کوئی صاحب اس کتاب کا قصد طبع نفرماوین تھوڑے فائدہ کے لئے نقصان
نہ اوٹھاوین۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس۔

راقم عبدالرزاق مستاجر کتب۔ واقع پتھر گھٹی

خیر چلتے چلتے ایک نظر ادھر بھی سہی

عام شایقین پر تمکین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ہماری دوکان پر ہر قسم کی کتب بہ نسبت اور دوکانداروں کے بقیمت ارزان فروخت ہوتی ہین جنکو ضرورت ہو مقام مذکورۂ ذیل پر تشریف لاکر خرید فرماوین۔ اور چند کتب جو علم تصوف مین ہین اون کا اشتہار مع قیمت دیا جاتا ہے۔

سراج الفقرا۔ ۵ر۔ سفر در وطن۔ ۱۲ر۔ دیوان سالک۔ ۶ر۔ ہدایت سالکی۔ ۲ر۔
بحر عشق یعنی عشق بلا۔ ۱۲ر سمع سائل۔ عہ ۴ر۔ دیوان وطن یعنی بستان تصوف ۱۱ر

احکام مرید۔	عہ۔	نفس الرحمانی۔	۶ر
مکتوبات حضرت خواجہ معصوم۔	عہ ۴ر۔	آب حیات	۶ر
تجرۃ المحمود	عہ ۴ر	اکسیر ہدایت	لے
مکتوبات مدرسہ	عہ ۸ر	رسالہ سمجھ بوجھ	۲ر
دیوان مظہر جان جانا	۶ر	حرارت خوارق	۱۲ر
دیوان غوث اعظم	۴ر	دیوان خاموش	۴ر

المشتہر عبدالرزاق ولد عبدالرحمان۔ تاجر کتب پتھر گھٹی متصل دارالقضاء